سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ، 13-مارچ2019

(یوم الاربعاء، 5-رجب المرجب1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 16

1037

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں وکھیلیں اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون پاکستان کڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019(مسودہ قانون نمبر4بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاکستان کڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاکستان کڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019 منظور کیا جائے۔

1039

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بدھ، 13-مارچ2019

(یوم الاربعاء، 5-رجب المرجب1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بجے زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ
لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ
هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

سورۃ مریم آیات 96 تا 98

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے اللہ ان کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا(96) (اے پیغمبرؐ) ہم نے یہ (قرآن) تمہاری زبان میں آسان (نازل) کیا ہے تاکہ تم اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری پہنچا دو اور جھگڑالوؤں کو ڈر سنا دو(97) اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھنک سنتے ہو(98)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دُنیا میں شام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں اپنا کاسہ جام
میرا جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو کام ہو جائے

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمسہ علی سے گزارش ہے کہ وہ مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ یہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سٹینڈنگ کمیٹی قانون کے ممبر کے طور پر

The Punjab Public Representative Laws(Amendment) Bill 2019 (Bill No 07 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ۔۔۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے سوالات ناں لے لیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بات کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ پر ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ روز ہمارا اجلاس دو دو گھنٹے لیٹ شروع ہوتا ہے اور ہم پوری سوسائٹی کے لئے role model ہیں مگر حکومت کی سنجیدگی کا عالم یہ ہے کہ اگر 11:00 بجے کا ٹائم ہے تو وہ 1:00 بجے اجلاس شروع ہوگا اگر 11:30 کا ٹائم ہے تو 1:30 بجے اجلاس شروع ہوگا تو میں یہ عرض کرنا چاہ رہی ہوں کہ خدارا وقت کی اہمیت کا احساس کیا جائے۔ جو بھی وقت ہو اجلاس اسی وقت شروع کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بالکل ہونا چاہئے اور دونوں طرف سے ہونا چاہئے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ہم تو یہاں 11:00 بجے سے آکر بیٹھے ہوتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور بہبود آبادی سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی سوال نمبر بولیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 797 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے عوام کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*797: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع اوکاڑہ میں تعینات عملہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گزشتہ سال 2017 میں محکمہ ہذا نے ضلع بھر میں جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز پر مندرجہ ذیل جامع سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1. جامع فیملی پلاننگ کی خدمات
2. محفوظ ممتا اور حاملہ عورت کی صحت کی نگرانی
3. بچوں کی صحت کی نگرانی
4. سن بلوغت کے مسائل
5. نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل
6. جنسی بیماریوں ایچ آئی وی ایڈز کا کنٹرول
7. بانجھ پن کی مینجمنٹ اور عمر رسیدہ عورت کی تولیدی صحت کے مسائل
8. عام بیماریوں کا علاج

پروگرام کے اغراض و مقاصد:

1. عوام میں خاندانی صحت اور فلاح و بہبود کا شعور اجاگر کرنا۔
2. بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کی ترغیب دینا۔
3. ماں اور باپ کی ذمہ داریاں۔
4. صحت مند ازدواجی زندگی کے لئے باہمی مشاورت کا کردار۔
5. دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے سہولیات کی فراہمی
6. مانع حمل ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں تعنیات عملہ کی تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لوگوں میں فیملی پلاننگ کی آگاہی کے سلسلہ میں مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں جو اس مہم کا حصہ ہیں۔ سال 2017 میں آگاہی کے سلسلہ میں منعقد کئے گئے پروگراموں کی تفصیل Flag-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ فیملی پلاننگ طریقوں کی فراہمی کی سال 2017 کی کارکردگی کی تفصیل Flag-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب سے متعلقہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں نمبر 5 اور 6 پر لکھا گیا ہے کہ سن بلوغت کے مسائل اور نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل۔ کیا منسٹر صاحب اس کو explain کر دیں گے کہ یہ کون کون سے مسائل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں جتنے بھی مرد و خواتین ہیں اگر ان کے fertility یا دوسرے issues ہوں تو ہمارے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہمارے setups موجود ہیں۔ وہاں ان کو ڈاکٹروں کی طرف سے ماہرانہ مشورے دیئے جاتے ہیں اور اگر ان کو ادویات کی ضرورت ہو تو وہ بھی مہیا کی جاتی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ سن بلوغت کے مسائل اور نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل کون کون سے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال رہنے دیں۔ بھلا یہ کوئی بات ہے کرنے والی؟ بس ٹھیک ہے منسٹر صاحب نے آپ کو بتا دیا ہے باقی لکھا ہوا ہے۔ آپ کو خواجہ سلمان رفیق زیادہ بہتر بتا دیں گے یہ ہیلتھ منسٹر رہے ہیں ان سے بعد میں پوچھ لینا۔ آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگلا ضمنی سوال اس کے ساتھ ہی related ہے۔ جواب کے جز (الف) کے نمبر 7 میں ہے کہ جنسی بیماریاں HIV ایڈز کا کنٹرول۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ کون کون سی بیماریاں ہیں اور اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کیا اقدامات کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ بہبود آبادی کو اگر ہم broadly کہیں تو This is right now for population control یہ جو باقی diseases ہیں یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور مختلف ہسپتالوں میں deal کرتے ہیں۔ ہمارا مینڈیٹ لوگوں کو guidance اور awareness کی campaign کرنا ہے اور وہ ہم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے اور یہ سپورٹس کے حوالے سے ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 803 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*803: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ موجود ہیں اور ان میں کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوامی سٹیڈیم منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) مکمل طور پر خستہ حالی کا شکار ہے کھیلنے کے لئے کسی قسم کی کوئی سہولت موجود نہ ہے۔ بلڈنگ بھی خستہ حال ہے اور فلڈ لائٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بصیر پور (اوکاڑہ) میں نوجوانوں کے لئے کوئی سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اہل اوکاڑہ اور بالخصوص نوجوانوں کے لئے فوری طور پر کوئی سٹیڈیم اور سپورٹس گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی۔185، اوکاڑہ میں مندرجہ ذیل دو سپورٹس سٹیڈیم موجود ہیں۔

مقصود شہید سٹیڈیم بصیر پور، منڈی احمد آباد، اوکاڑہ سٹیڈیم رقبہ چالیس کنال مع مکمل چار دیواری) مذکورہ سپورٹس سٹیڈیم میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں:

1۔ فٹبال گراؤنڈ 2۔ کرکٹ گراؤنڈ
3۔ باسکٹ بال 4۔ ہاکی

(ب) یہ درست نہ ہے کہ منڈی احمد آباد(اوکاڑہ)سٹیڈیم اور گراؤنڈ خستہ حالی کا شکار ہے۔ اس میں فٹبال کھیلنے کی سہولت موجود ہے گراؤنڈ درست حالت میں موجود ہے۔ کئی سالوں سے علاقہ منڈی احمد آباد(اوکاڑہ)کے نوجوانوں اور کھلاڑیوں کو کھیلوں کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ منڈی احمد آباد(اوکاڑہ)شہر اور ارد گرد کے علاقوں سے کھلاڑی روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ سٹیڈیم میں پریکٹس کرتے ہیں۔ مذکورہ سٹیڈیم میں گاہے بگاہے مختلف گیمز کے ٹورنامنٹس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مقصود شہید سٹیدیم بصیرپور اوکاڑہ بصیر پور میں موجود ہے جس میں سپورٹس کی سہولتیں مندرجہ ذیل ہیں:

کرکٹ گراؤنڈ، سوئمنگ پول، ہاکی، مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم بصیرپور کا رقبہ پاکستان ریلوے کی ملکیت ہے جس میں بلڈنگ بنانا ممکن نہیں۔

(د) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں ڈسٹرکٹ جیمنیزیم اوکاڑہ کی سہولت مہیا کی ہے اور مزید نئی سپورٹس سکیمیں زیر تعمیر ہیں۔ حکومت کی طرف سے تحصیل دیپالپور میں تحصیل سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر سپورٹس سٹیڈیم گوگیرہ، فلڈ لائٹ کرکٹ گراؤنڈ رینالہ خورد، فلڈ لائٹ جمخانہ میونسپل کرکٹ سٹیڈیم اوکاڑہ کی تمام سکیمیں سال20-2019 میں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! وزیر سپورٹس بڑے energetic آدمی ہیں۔ یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ سٹیڈیم کی definition کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے ان کی تعریف کر دیں پھر بعد میں سٹیڈیم کی تعریف کر دیں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! سٹیڈیم سے پہلے اگر معزز ممبر چودھری افتخار حسین چھچھر کی تعریف آپ سننا چاہیں تو میں ان الفاظ میں بیان کروں گا کہ ہر question session میں جناب کے آٹھ سے دس سوالات ہوتے ہیں لیکن یہ حاضر کبھی نہیں ہوئے آج غلطی سے آگئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، اب سوال کا جواب دے دیں کہ سٹیڈیم کی کیا تعریف ہے؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! سٹیڈیم کھیلنے کا گراؤنڈ ہوتا ہے جس میں pavilion اور spectators کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔ اگر وہاں کوئی بھی ایک گیم کھیلی جائے تو وہ اس گیم کا سٹیڈیم ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ منسٹر صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے میرے لئے اچھے الفاظ کہے ہیں۔ ابھی انہوں نے سٹیڈیم کی تعریف on the floor of the House کی ہے میں اسی حوالے سے جز (الف) کے بارے میں کہوں گا کہ محکمہ نے منسٹر صاحب کو totally misguide کیا ہے اور یہ سارا جواب ہی غلط ہے۔ کیا چار دیواری کا نام سٹیڈیم ہے؟

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جو سٹیڈیم کی تعریف معزز منسٹر صاحب نے فرمائی ہے اب اسی حوالے سے ہی جواب (الف) اور (ب) کو پڑھ کر بتا دیں کہ کیا یہ جواب جو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے وہ صحیح ہے؟ اس کے ساتھ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ جب سے انہوں نے as a minister چارج سنبھالا ہے ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کو کتنے فنڈز سپورٹس کی مد میں دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ان کے سوال کا جز (الف) ہے کہ حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ موجود ہیں اور ان میں کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟ حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں دو سپورٹس سٹیڈیم موجود ہیں ایک مقصود شہید سٹیڈیم بصیر پور اور دوسرا منڈی احمد آباد اوکاڑہ۔ ان میں فٹبال گراؤنڈ، کرکٹ گراؤنڈ، باسکٹ بال، ہاکی اور سوئمنگ پول کی سہولیات موجود ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جو سٹیڈیم کی تعریف منسٹر صاحب نے on the floor of the House کی ہے اب میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بیانی کی جارہی۔ یہ روایت بن چکی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اُلٹ جواب بھیجتے ہیں۔ اگر اس میں ایک facility بھی available ہوگی تو میں resign کر دوں گا۔

معزز ممبر: جناب سپیکر! یہ سٹیڈیم انہوں نے ہی بنایا تھا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جی ہاں! میں نے بنایا تھا اسی لئے میں کہتا ہوں کہ چاردیواری کا نام سٹیڈیم نہیں ہے۔ یہاں پر لفظ گراؤنڈ استعمال کرتے تو میں خاموشی اختیار کر لیتا۔

جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ عوامی سٹیڈیم منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) مکمل طور پر خستہ حالی کا شکار ہے؟ اس کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو اب بھی چیلنج کرتا ہوں یہ وہاں اپنا نمائندہ بھجوائیں ان کو پتا چل جائے گا کہ وہاں اس کی سیڑھیاں ٹوٹ چکی ہیں اور دیواریں ٹوٹ چکی ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ٹائم کم ہے شاید ممکن نہ ہو کہ یہ اس کو فوری طور پر کرواسکیں لیکن کم از کم floor پر جھوٹ تو نہ بولیں، جواب تو صحیح دیں۔

جناب سپیکر: چھچھر صاحب! یہ سٹیڈیم کب کا بنا ہوا ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ سٹیڈیم میاں محمد منظور وٹو نے بنوایا تھا جب وہ چیف منسٹر آف پنجاب تھے۔ اس کے بعد last time اللہ پاک نے مجھے توفیق دی جو مجھے محدود وسائل میں فنڈز ملے اس سے وہاں کچھ نہ کچھ کام ہوا تھا۔ یہ بڑا پراجیکٹ ہے اس کی renovation

work کے لئے زیادہ پیسے چاہئیں۔ بصیر پور والا بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی اور ہم نے ریلوے کی چار ایکڑ جگہ پر چار دیواری بنا کر سٹیڈیم کا نام دے دیا۔

جناب سپیکر: چھوٹی جگہ پر جو بھی سٹیڈیم بنتا ہے وہ ایک دم نہیں بنتا بلکہ آہستہ آہستہ بنتا ہے اور اس میں ٹائم لگتا ہے۔ منسٹر صاحب! چھچھر صاحب کی بات کا مقصد یہ ہے کہ کیا حکومت کا اس کو take up کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ جب سے ہماری حکومت آئی ہے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں ہمیں وراثت میں تقریباً 200 کے قریب ایسی سپورٹس کے infrastructures ملے جو ongoing schemes میں چل رہے تھے۔ ہم نے کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان 200 پراجیکٹس میں سے کسی کو نہیں روکا۔ جیسا کہ ایک پرانی روایت رہی ہے کہ جو بھی پچھلی حکومت کوئی پروگرام شروع کرتی تھی اور جناب بھی اس سے بخوبی واقف ہیں کہ اگلی آنے والی گورنمنٹ روک لیتی تھی اور اپنے پراجیکٹس شروع کر دیتی تھی۔ ہم 200 کے 200 پراجیکٹس کو چلا رہے ہیں اور آپ کے توسط سے میں اس معزز ہاؤس کو ایک بات گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ بڑی ستم ظریفی کی بات ہے کہ آج تک پورے پنجاب میں چالیس سے زیادہ ایسی تحصیلیں ہیں۔ جہاں پر اُن تحصیل ہیڈ کوارٹر پر sports infrastructure سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ ہماری first priority ہے کہ ہم کم از کم ان چالیس تحصیلوں میں پہلے تحصیل لیول سپورٹس کمپلکس قائم ہوں اور ہم نے اس سلسلے ابھی تک پندرہ تحصیلیں identify کی ہیں اور وزیر اعلیٰ نے ان کے لئے ضمنی گرانٹ جاری کر دی ہے۔ ان پر اگلے مہینے کام شروع ہونے والا ہے اور ہم نے 20-2019 کی ADP میں 20 مزید تحصیل سپورٹس کمپلیکس شامل کئے ہیں۔ جہاں تک آپ اوکاڑہ کی صورتحال کی بات کر رہے ہیں تو اس میں جو پچھلی سابقہ گورنمنٹ کے منصوبہ جات ہیں جس میں تحصیل سپورٹس سٹیڈیم گوگیرہ، فلڈ لائٹ کرکٹ گراؤنڈ رینالہ خورد اور فلڈ لائٹ جم خانہ میونسپل کرکٹ سٹیڈیم شامل ہیں یہ ان کی پچھلی گورنمنٹ کی شروع کی گئی سکیمیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ تمام سکیمیں 20-2019 میں مکمل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ان کے سٹیڈیم کی سکیموں کو بھی اس میں رکھ لیں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! وہ میں گزارش کرتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور میں سرے سے کوئی infrastructure موجود نہیں تھا ہم نے وہ بھی 20-2019 کے رواں مالی سال کے بجٹ میں اس کو بھی add کر دیا ہے اور اس میں جو ریلوے والا سٹیڈیم ہے وہ وفاقی حکومت کے purview میں آتا ہے۔ ریلوے کی زمین پر وہ سٹیڈیم بنا اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کی کسٹوڈین ہے۔ اگر یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ ہمارا MOU sign کروا دیتے ہیں تو ہم اس کو بھی follow up کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بھی اچھے طریقے سے تیار کر دیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری request ہے کہ کام کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے تو technicality آڑے نہیں آتی۔ وہاں چار ایکڑ پر یعنی ادھورا سا سٹیڈیم موجود ہے۔ یہ حامی بھریں اور میں خود بنواؤں گا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! ایک منٹ میری بات سن لیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کے ریلوے والا سٹیڈیم وہ بھی take up کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کا custodian ضلع کونسل ہے اور ضلع کونسل آپ کی ہے۔ وہ آپ ضلع کونسل کے ساتھ پنجاب حکومت کا MOU sign کرادیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے تو ایک اچھے gesture کے تحت کہا تھا کیونکہ وہ ایک energetic آدمی ہیں۔ میں نے last time مسعود حسین شہید جو کہ میرا چھوٹا بھائی تھا کے نام سے ڈیڑھ ایکڑ زمین Sports Complex and Gymnasium کے لئے donate کی تھی اس کی مالیت ایک کروڑ 60 لاکھ روپے ہے۔ میرے بھائی نے on the floor of the House کہا ہے کہ ہم نے پچھلی گورنمنٹ کے کام کو continue کیا ہوا ہے تو میں چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ اس گورنمنٹ نے ان پراجیکٹس پر کام شروع نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ اس گورنمنٹ کو ابھی چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے اس میں تھوڑا ٹائم تو لگے گا۔ منسٹر صاحب! آپ صرف یہ بتادیں کہ ان کے جو سٹیڈیم ہیں جس میں ان کے شہید بھائی کے نام پر بھی ہے آپ اس کو take up کر رہے ہیں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! انہوں نے on the floor of the House request کی ہے اور وہ ہمارے purview میں نہیں آتا لیکن میں آپ کے حکم کے پر اس کو follow up کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضرور کریں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! دوسرا میں ان کی اس بات کی نفی کرتا چلوں جو یہ پنجاب حکومت کا کہہ رہے ہیں کہ جو پراجیکٹس چل رہے ہیں ان کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک ہو رہا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ جہاں تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے میں نے جناب کے گوش گزار کیا ہے کہ 200 سکیمیں ہیں اور ایسی ایسی سکیمیں ہیں کہ آپ کو ایک ایک سکیم کو دیکھ کر رونا آجائے۔ ایسی سکیم جس طرح یہ Orange Line بنائی گئی ہے، جس طرح یہ میٹرو بس سروس بنائی گئی ہے---

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ پشاور والی میٹرو بس کی بات کر رہے ہیں ناں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔ دیہات میں جہاں پر بجلی میسر نہیں ہے وہاں پر صرف اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے فلڈ لائٹ سٹیڈیم بنائے گئے---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، Order in the House. No, cross talk. اب آپ سن لیں، یہ باری باری بات ہو رہی ہے۔ please ان کی بات سن لیں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں صرف ان کو ایک چھوٹا سا فرق بتاتا چلوں---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی بات سن لیں اور اگر اس کے بعد کسی نے بات کرنی ہے تو وہ کریں لیکن یہ طریق کار غلط ہے۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے جہاں پر دیہات کے level پر سٹیڈیم دیئے جاتے تھے اور اس میں پانچ پانچ کروڑ روپے کی فلڈ لائٹس لگائی جاتی تھیں جن کا بعد میں کوئی use نہیں ہے، ان کا کوئی خیال کرنے والا نہیں ہے۔ ہم نے چار کروڑ روپے میں تحصیل level پر multi-level کے Sports Complex دے رہے ہیں اور یہ چار کروڑ روپے میں صرف لائٹس لگا دیتے تھے۔ وہ سارے 200 منصوبوں کو بڑی شفافیت اور ایمانداری کے ساتھ پورا کریں گے۔ انشاءاللہ ہمیں صرف پھٹیاں لگانے کا شوق نہیں ہے، ہم عوام کے حق میں نوجوانوں کی اس کوشش اور مثبت کھیل کو پورا کرنے کے لئے ان سارے منصوبوں کو مکمل کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! پہلے جن کا سوال ہے ان سے پوچھ لیں۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں چاہتا تھا اور میری request ہے کہ معزز وزیر on the floor of the House یہ فرمادیں کہ جب انہوں نے as Minister charge لیا ہے تو ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں سپورٹس کی مد میں کتنے پیسے خرچ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے ذکر کیا ہے اور باقی چیزوں کا بھی بتا دیں گے۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ separate سوال ہے اور انہوں نے یہ سوال نہیں پوچھا تھا لیکن میرے پاس اس کی detail موجود ہے اور میں ان کے ساتھ شیئر کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ فلڈ لائٹس سٹیڈیم جم خانہ سٹیڈیم میونسپل سٹیڈیم اوکاڑہ اور کرکٹ گراؤنڈ رینالہ خورد اور سپورٹس سٹیڈیم گوگیرہ ساری ongoing schemes تھیں ان کے جتنے بھی پیسے رہتے تھے وہ سارے پیسے ڈال کر یہ 20-2019 میں مکمل ہو جائیں گے۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو explanation دی ہے کہ تقریباً چالیس تحصیلوں میں کوئی proper سٹیڈیم بھی نہیں ہے تو یہ low cost پر نئے سٹیڈیم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پچھلی حکومت میں وزیر اعلیٰ سے دو منصوبوں میں تقریباً پندرہ پندرہ کروڑ روپے لئے تھے۔ ایک gymnasium جو تقریباً 80 فیصد بن چکا ہے تو جس دن سے یہ حکومت آئی ہے وہ کام وہیں کا وہیں رکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ سٹیڈیم میاں چنوں جو کہ۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اس پر کافی بحث ہو گئی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس پر بات ہو گئی ہے۔ وہ بعد میں بتاتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ سے میری request ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، آپ میری بات مان لیں۔ آپ سے میری request ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1202 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد محکمہ کے زیر انتظام ہسپتال اور موبائل یونٹس سے متعلقہ تفصیلات

*1202: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت ہسپتال اور کتنے موبائل یونٹ ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور کتنی نرسز کام کر رہی ہیں اور کتنی LHV کام کر رہی ہیں؟

(ج) موبائل یونٹ میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) اس ضلع میں سال 2017-18 کے دوران کتنی رقم خرچ کی اور موجودہ سال 2018-19 کے دوران کتنی رقم خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید موبائل یونٹ کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 87 فلاحی مراکز، 6 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 6 موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی فیصل آباد میں فیملی ہیلتھ کلینک اور موبائل سروس یونٹ میں 12 لیڈی ڈاکٹرز کام کر رہی ہیں۔ اسی ضلع میں محکمہ ہذا میں 76 فیملی ویلفیئر ورکرز فلاحی مراکز میں کام کر رہی ہیں۔ اِس کے علاوہ محکمہ کے زیرِ سایہ 2 تھیٹر نرسز کام کر رہی ہیں۔

(ج) بہبودِ آبادی کے موبائل سروس یونٹس کے ذریعے دور دراز علاقوں میں درج ذیل سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) عام بیماریوں کا علاج

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے antenatal care اور پیدائش کے بعد postnatal care مزید سہولیات کی فراہمی کے لئے FHC کی طرف راہنمائی کی جاتی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں سال 18-2017 کے دوران 158867041 روپے خرچ کئے گئے ہیں اور سال 19-2018 کے دوران تقریباً 176832800 روپے کے اخراجات متوقع ہیں۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کل چھ تحصیلیں ہیں اور چھ ہی موبائل سروس یونٹ ہیں۔ مزید برآں محکمہ کی پالیسی کے مطابق ہر تحصیل میں صرف ایک ہی موبائل سروس یونٹ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اِس طرح اِس ضلع میں تحصیلوں کے حساب سے موبائل سروس یونٹ کی تعداد پوری ہے اور مزید یونٹس قائم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ فیصل آبادی محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت اور کتنے موبائلز یونٹس ہیں؟ اس میں جواب دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ 87 فلاحی مرکز، چھ فیملی ہیلتھ کلینکس اور چھ موبائل سروس یونٹس کام کر رہے ہیں لیکن محکمہ نے جو موبائل سروس یونٹس بنائے ہیں تو کیا ان کی کوئی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہیں کہ یہ فیلڈ میں کب گئے ہیں یا پھر کاغذات میں ہی ان کی فیلڈ ڈیوٹی دکھادی جاتی ہے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ موبائل سروس یونٹس basically وہاں پر deployed کئے جاتے ہیں جیسے نادرہ کی وین کے بارے میں جانتے ہیں کہ جہاں پر کوئی قریبی مرکز نہیں ہوتا۔ اس پر واقعی اس سے پہلے کوئی ایسا نظام نہیں تھا کہ ہمیں پتا چلے کہ انہوں نے کون کون سے ایریا visit کئے ہیں۔ انشاء اللہ ہم ان کو بائیو میٹرک سسٹم اور گوگل کے ذریعے

that have already been conceivedکریں گے وہ پراجیکٹسlocation update اور انشاءاللہ جب وہ ایک دوماہ کے اندرimplementہو جائے گا تو اس کے بعد نہ صرف تمام محکمے میں بائیو میٹرک سسٹم ہو گا بلکہ ان وین کی جوdaily movementsہے وہ ڈیپارٹمنٹ سے ہم تک پہنچ جایا کرے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال صرف اور صرف یہ تھا کہ جو چھ موبائل یونٹس ہیں انہوں نے آخری چھ ماہ کے اندر کہاں کہاں پرcampusلگائے اور انہوں نے کہاں کہاں پر لوگوں کا علاج کیا؟ میں نے صرف اتنا سا ضمنی سوال پوچھا تھا۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اگر سوال غور سے پڑھیں تو پہلے انہوں نے چھ موبائل یونٹس وین کیdetailنہیں مانگی تو یہfresh questionدے دیں تو میں دوبارہ آپ کے سامنے جواب پیش کر دوں گا کہ ان کیexitچھ ماہ کے اندر کہاں کہاںexactdeploymentہوئی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ جز (د) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں سال18-2017 کے دوران158867041روپے خرچ کئے گئے ہیں اور سال19-2018کے دوران تقریباً-/17,68,32,800روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سال18-2017 میں جو پیسے خرچ کئے گئے ان کا کوئی محکمانہ آڈٹ کرایا گیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میرے خیال معزز ممبر اس حوالے سے ایکfresh questionکر دیں چونکہ انہوں نے اس وقت صرف یہ تفصیل مانگی تھی کہ ایک سال میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ یہ نیا سوال کر دیں تو میں انہیں ساری تفصیل بتا دوں گا کہ اس کے اندر ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں کتنا خرچ ہوا ہے چونکہ یہ اکاؤنٹس کا معاملہ ہے اس لئے مجھے زبانی یاد نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ ایک نیا سوال کر دیں تو ساری تفصیل آ جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے انہوں نے نمبر 1 میں کہا ہے کہ "مانع حمل طریقوں کی فراہمی" میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس میں کن کن لوگوں کو شامل کرتے ہیں؟ کیا کوئی ایسی تجویز ہے کہ اس میں علمائے کرام، سیاستدان اور بیوروکریٹس جو پبلک آفس hold کر رہے ہیں انہیں بھی guide کریں تاکہ وہ بھی آگے لوگوں کو guide کر سکیں اور پاکستان پر زیادہ آبادی کا بوجھ نہ پڑ سکے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میرے خیال میں پورا ہاؤس ہی اس چیز سے متفق ہو گا کہ آج پنجاب کی آبادی لگ بھگ گیارہ کروڑ ہے اگر ہم نے اس پر کوئی کنٹرول نہ کیا اور اسے چیک نہ کیا تو آئندہ آنے والے تیس سالوں میں یہ آبادی بائیس کروڑ سے تجاوز کر کے پچیس کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ جب سے میں نے اس ڈیپارٹمنٹ کا چارج سنبھالا ہے I visited fourteen districts ہم ہر ضلع میں سیمینار کر رہے ہیں اور جیسے معزز ممبر کہہ رہے ہیں اس سیمینار میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کی تمام اسٹیبلشمنٹ under the DC، مذہبی رہنما، علمائے کرام کے علاوہ ٹیچرز اور ڈاکٹرز بھی شامل ہوتے ہیں۔ میں انشاء اللہ اگلے ہفتے مزید چار اضلاع visit کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس سیمینار میں اس علاقے کے ایم پی ایز کو بھی شامل کریں چونکہ یہ awareness campaign کی شکل میں ہو رہا ہے اس لئے انہیں بھی اس میں شامل کر لیں۔ اگر وہاں کوئی این جی او سوشل سیکٹر میں کام کر رہی ہیں تو انہیں بھی شامل کریں۔ آپ کا مقصد تو یہ ہے کہ ایک mission کو کامیاب کرنا ہے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بالکل ایسے ہی ہے۔ میں جناب کے ضلع میں بھی گیا تھا اور وہاں پر معزز ممبران اسمبلی سے بھی request کی تھی، ہم سب ممبران کو invite کرتے ہیں چاہے ان کا تعلق حکومتی بنچز سے ہو یا اپوزیشن سے ہو، میں on the floor of the House سب سے request کروں گا کہ یہ ایک قومی اور بہت بڑا صوبائی مسئلہ ہے اس میں ہم سب کو مل جل کر awareness دینی ہے اور اس پر مل کر کام کرنا چاہئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ اسی جز کے اندر درج ہے کہ "عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) عام بیماریوں کا علاج" ذرا منسٹر صاحب ان کی تفصیل بتادیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ different contraceptives ہیں، معزز ممبر میرے پاس آ جائیں تو میں انہیں مکمل بریف کر دوں گا اور انہیں سیمپل بھی provide کریں گے تاکہ انہیں مکمل پتا لگ جائے کہ ہم کون کون سے method use کر رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں صرف اپنی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو پورے ہاؤس اور پورے صوبہ پنجاب کی بات کر رہا ہوں لیکن میرے خیال میں منسٹر صاحب اس بات کو serious نہیں لے رہے۔ یہ پنجاب کا بہت بڑا اہم مسئلہ ہے چونکہ آبادی کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے لہٰذا آپ کو ہاؤس کے اندر یہ بتانا چاہئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس پر بات ہو گئی ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کر رہے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 105/19 کی چودھری اشرف علی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 30۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق سرکاری تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف، متعدد تعلیمی اداروں کی خاردار تاریں بھی ٹوٹ چکی ہیں، میٹل ڈیٹیکٹر اور واک تھرو گیٹ کا استعمال بھی نہیں کیا جاتا، گارڈز کی عمریں بھی زیادہ، تفصیل کے مطابق گوجرانوالہ سرکاری تعلیمی اداروں کی

سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف ہوا ہے، سکیورٹی گارڈز کے زیر استعمال دیسی ساختہ پمپ ایکشن رائفلیں ہوتی ہیں، دہشت گردی کے پیش نظر محکمہ تعلیم نے صرف A pulse category میں شامل تعلیمی اداروں کو 143 رائفلیں فراہم کی تھیں جو کہ گوجرانوالہ کی معروف اسلحہ ساز فیکٹری سے خریدی گئیں اور اس وقت گوجرانوالہ میں 1800 کے قریب سرکاری تعلیمی ادارے ہیں۔

جناب سپیکر: .Please order in the House جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ان تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدامات نہ اٹھائے گئے ہیں۔ گزشتہ سال جب سکیورٹی گارڈز کی ٹریننگ کروائی گئی تھی تو متعدد سکیورٹی گارڈز کی رائفلوں کی نالیاں دوران ٹریننگ پھٹ گئیں۔ اب بھی تعلیمی اداروں میں استعمال ہونے والی رائفلیں ناقص ہیں اور سکیورٹی گارڈز کو صرف پانچ کارتوس فراہم کئے جاتے ہیں۔ متعدد تعلیمی اداروں کی خاردار تاریں بھی ٹوٹ چکی ہیں، میٹل ڈیٹیکٹر اور واک تھرو گیٹ کا استعمال بھی نہیں کیا جاتا۔ سکیورٹی گارڈز کی عمریں بھی زیادہ ہیں جن میں سے زیادہ تر مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں جو کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ سکیورٹی گارڈز کا کہنا ہے کہ انہیں جو اسلحہ فراہم کیا جاتا ہے وہ دہشتگردوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے لیکن محکمہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا اور سرکاری تعلیمی اداروں کی سکیورٹی پر کئی سوالات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جس بناء پر سیاسی، سماجی و تعلیمی حلقوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس ضمن میں گزارش ہے کہ معاملے کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے سکیورٹی کے حوالے سے جاری کردہ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! مائیک ٹھیک کر لیں اور ذرا آہستہ آہستہ پڑھیں تاکہ انہیں سمجھ آ جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملے کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے سکیورٹی کے حوالے سے جاری کردہ بیس شقوں پر سختی سے عمل ہو رہا ہے، ان میں باؤنڈری وال، تجربہ کار سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی، سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب اور میٹل ڈیٹیکٹر کا ستعمال وغیرہ شامل ہے۔ ہائی سکول میں سکیورٹی گارڈز کے پاس معیاری رائفلیں موجود ہیں، میٹل ڈیٹیکٹر کا بھی باقاعدگی سے استعمال ہوتا ہے، پولیس کی موبائل ٹیمیں نہ صرف سکولوں کا دورہ کرتی ہیں بلکہ گارڈز سے فائر کروا کر رائفل کی ورکنگ چیکنگ بھی کرتی ہیں اور سکول میں موجود رجسٹر پر باقاعدہ اپنے دورے کا اندراج کرتے ہوئے حفاظتی اقدامات کے متعلق اپنی رائے اور سکیورٹی کے حوالے سے تجاویز کا اندراج بھی کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے حوالے سے متعلقہ افسران سے رپورٹس بھی طلب کی جاتیں ہیں جن کی بنیاد پر سکولوں کی سکیورٹی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مزید برآں ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس کمیٹی جس میں متعلقہ ڈپٹی کمشنر، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، آئی بی، آئی ایس آئی اور سپیشل برانچ کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ وہ بھی ماہانہ سکیورٹی کے اقدامات کا جائزہ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 108/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پڑھ چکے ہیں وزیر آبپاشی نے اس کا جواب دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہاتوں کی نہری پانی سے محرومی

(---جاری)

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر! چک نمبر547گ ب،949گ ب، 550گ ب،551گ ب،552گ ب،553گ ب،554گ ب،555گ ب اور 501گ ب کے تمام چکوک کے موگہ جات اپنے حصے کا پانی لے رہے ہیں جبکہ چک نمبر556گ ب،557گ ب اور558گ ب کے موگہ جات کو ٹیل پر ہونے کی وجہ سے اپنے حصے سے کم پانی مل رہاہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ برجی نمبرRD-100سے لے کرRD-126تک راجباہ کلیانوالہ کے bedمیں بَھل اور silt موجود ہے۔ راجباہ کلیانوالہ فارمر آرگنائزیشن کے زیرانتظام ہے،اس کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز آبیانہ کی ریکوری سے حاصل کئے جاتے ہیں اور فارمر آرگنائزیشن ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔بَھل صفائی کا estimateمنظور ہو چکا ہے اور موقع پر کام بھی شروع ہو گیاہے۔بَھل صفائی کا کام مکمل ہونے کے بعد ٹیل کے موگہ جات کو بھی پانی کی فراہمی بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیاہے لہٰذا اس تحریک التوائے کوdispose of کیاجاتاہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جوزیرغورلائے گئے)

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی،لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019

MR SPEAKER: Now, we take up The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Sulman Rafiq, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Choudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar

Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

KHAWAJA SULMAN RAFIQ: Mr. Speaker! I move:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک انتہائی اہم بل پر ہماری طرف سے دی گئی ترمیم پر مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ آپ کے حکم پر وزیر قانون کے ساتھ کل ہماری ایک میٹنگ ہوئی، اس میٹنگ میں ملک محمد احمد خان اور جناب سمیع اللہ خان بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم نے اس بل کے حوالے سے discussion کی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر یاسمین راشد شاید کسی اور جگہ مصروفیت کی وجہ سے اس میٹنگ میں موجود نہیں تھیں۔

جناب سپیکر! ہم ذاتی طور پر سمجھتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اس بل پر proper work ہونا چاہئے تھا۔ مورخہ 6۔مارچ کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کا الیکشن تھا اور اس دن معزز ممبر جناب محمد افضل کو کمیٹی کا چیئر مین منتخب کیا گیا۔ اس دن صرف چیئر مین کا الیکشن ہونا تھا یعنی single item agenda تھا۔ مجھے علم نہیں کہ حکومت اس بل کو بہت جلدی میں کیوں پاس کرانا چاہتی ہے؟ اُس

روز جناب محمد افضل کسی مصروفیت کی وجہ سے چلے گئے، بعد میں میری ایک بہن نے بطور قائم مقام چیئرمین کمیٹی کی صدارت کی تھی اور اس بل کو circulate کئے بغیر ہی کمیٹی سے منظور کروالیا گیا۔

جناب سپیکر! Pakistan Kidney and Liver Institute ایک بہت ٹیکنیکل issue ہے اور شاید اس ہال میں موجود بہت کم لوگ اس کی technicality کو سمجھتے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ بہتر ہوتا اگر ہماری سٹینڈنگ کمیٹی اس بل کے حوالے سے کئی نشستیں کرتی، The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre(Trust) کے لوگوں، ڈاکٹرز اور جن لوگوں نے اس کی بنیاد رکھی تھی ان کے ساتھ discussion کرتی۔ ہم نے دنیا کے مختلف ممالک میں جا کر ان ماہرین کو convince کیا تھا اگر اتنی جلدی میں سٹینڈنگ کمیٹی سے کسی بل کو منظور کروائیں گے تو یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے پچھلی اسمبلی نے ایک بہتر قانون سازی کی ہے۔ اس کے باوجود موجودہ اسمبلی کا یہ حق ہے کہ وہ اس میں ترامیم کر سکتی ہے لیکن اگر یہ ترامیم consensus سے آئیں تو زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ ادارے قومی ہوتے ہیں کسی ایک جماعت یا حکومت کے نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ لیور ٹرانسپلانٹ پروگرام تو ابھی کسی صوبے نے شروع نہیں کیا بلکہ اس بابت discussion تک بھی شروع نہیں کی گئی۔ یہ اعزاز میاں محمد شہباز شریف اور ہمارے tenure کو حاصل ہے کہ ہم نے شیخ زید ہسپتال میں اس کا آغاز کیا، وہاں پر ہم نے بھاری اخراجات سے ماڈرن تھیٹر اور ICU بنائے اور اس وقت وہاں پر لیور ٹرانسپلانٹ ہو رہا ہے۔ حالات یہ تھے کہ لوگ لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے انڈیا اور چائنا جاتے تھے۔ حکومت کی طرف سے پنجاب اور دوسرے صوبوں کے غریب مریضوں کو لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے اربوں روپے دینا پڑتے تھے۔ ان حالات کے باعث سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شہریف کی یہ سوچ تھی کہ ہم پاکستان میں ایک ایسا انسٹیٹیوٹ بنائیں جو کہ دہلی کے انسٹیٹیوٹ کا مقابلہ کرے اور یہاں پاکستان میں ہی غریب مریضوں کو علاج میسر ہو سکے۔ ایسا انسٹیٹیوٹ صرف ایک ہسپتال نہیں بلکہ ایک تعلیمی اور تربیت کی درس گاہ بھی ہوتی ہے۔ پاکستان میں لیور ٹرانسپلانٹ سرجن نہ ہونے کے برابر

ہیں۔ دو دن پہلے جو لیور ٹرانسپلانٹ کامیاب ہوا وہ ڈاکٹر فیصل ڈار نے کیا ہے۔ ڈاکٹر فیصل ڈار پاکستان کے واحد لیور ٹرانسپلانٹ سرجن ہیں کہ جنہوں نے 800 لیور ٹرانسپلانٹ کئے ہوئے ہیں۔ شیخ زید ہسپتال میں ڈاکٹر طارق اور ڈاکٹر عامر لطیف دو لیور ٹرانسپلانٹ سرجن ہیں۔ انہوں نے بھی غالباً ڈیڑھ دو سو کے قریب لیور ٹرانسپلانٹ کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جب PKLI کی بنیاد رکھی گئی تو اس وقت ہمارے ذہن میں یہ بات تھی کہ اس کا دائرہ کار پنجاب اور دوسرے صوبوں تک بڑھایا جائے گا۔ بجٹ بے شک مختلف ہو مگر ہم ایک قوم، ایک رنگ اور ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس انسٹیٹیوٹ کو lead پروفیسر سعید اختر کر رہے ہیں جو کہ امریکہ میں یورالوجسٹ تھے۔ ان کے ساتھ ہماری گفتگو ہوئی، وہ پاکستان واپس آئے اور پھر اس ہسپتال کو بنانے کے حوالے سے ایک ٹیم ورک شروع ہوا۔ ہم نے دن رات محنت کی اور محکمہ نے بھی اس بارے میں بہت محنت کی ہے۔ پروفیسر سعید اختر خود بھی 1200 ٹرانسپلانٹ کر چکے ہیں۔ جب ہماری حکومت کا tenure ختم ہو رہا تھا تو مجھے، پروفیسر سعید اختر اور دوسرے تمام ڈاکٹر صاحبان کو سابق چیف جسٹس ثاقب نثار کے سامنے پیش ہونا پڑتا تھا، وہ ہماری ایک آزمائش تھی، وہاں پر میں اور باقی ڈاکٹرز ایک ساتھ کورٹ میں کھڑے ہوتے تھے۔ بہرحال وقت گزر گیا، آج وہ خیریت سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ جب ہماری حکومت جا رہی تھی تو PKLI کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ظاہر ہے کہ جب سابق چیف جسٹس ثاقب نثار نوٹس لیتے تھے تو وہ خبر میڈیا میں flourish کرتی تھی۔ اسی وجہ سے بہت سے معاہدے یا contracts جو کہ ہونے والے تھے وہ رُک گئے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ PKLI ایک ایسا ادارہ ہے جس کا نام Punjab Kidney and Liver Institute نہیں رکھا گیا۔ اس کا نام اسی لئے Pakistan Kidney and Liver Institute رکھا گیا کیونکہ حکومت کی خواہش تھی کہ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس سے پورے پاکستان کے لوگ مستفید ہو سکیں۔ ہمارا یہ ارادہ تھا کہ اس ادارے میں کڈنی اور لیور ٹرانسپلانٹ سرجن trained ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک اور صوبے کو موقع دے، کل کو ہم Heart and Lungs Transplant بھی کریں۔ اگر آج پاکستان کے صوبہ پنجاب میں لیور ٹرانسپلانٹ شروع ہوا ہے تو کل دوسرے صوبوں میں بھی ایسا ہو گا۔ اس وقت

ہزاروں لوگوں کو لیور ٹرانسپلانٹ کی ضرورت ہے، لوگوں کو اس کے لئے باہر کے ممالک میں جانا پڑتا ہے اور انہیں ویزے نہیں ملتے۔ ہمیں اپنے ملک میں ایک ایسے ادارے کی ضرورت تھی اور اسی وجہ سے اس ادارے کو بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو مشتہر کرنا چاہئے۔ اس بل کی منظوری میں ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ ہماری بہن پروفیسر ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نے ضرور میٹنگز کی ہوں گی لیکن سٹینڈنگ کمیٹی نے اس بل پر proper غور نہیں کیا۔

جناب سپیکر! مجھے وزیر قانون نے کہا تھا کہ پروفیسر سعید اختر سے رابطہ کیا جائے لیکن وہ لاہور میں نہیں تھے۔ یہ ایک ٹیکنیکل discussion ہے اور یہ شاید ایک یا دو گھنٹے کی discussion نہیں ہے۔ یہ پاکستان کا سرکاری سطح پر پہلا purpose built hospital ہے۔ یہ Joint Commission International Standards کا ہسپتال ہے۔ پاکستان میں آغا خان ہسپتال، شوکت خانم ہسپتال اور الشفاء ہسپتال نے اب JCI Standard حاصل کیا ہے۔ PKLI پاکستان کا سرکاری سطح پر پہلا JCI Standards Hospital ہے۔ یہ ایک sensitive issue ہے۔

جناب سپیکر! میری اس معزز ایوان سے آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ اس بل کو ہمیں جلد بازی میں منظور نہیں کرنا چاہئے۔ ہماری منسٹر صاحبہ، ہماری سٹینڈنگ کمیٹی، ہمارے وزیر قانون و پارلیمانی امور اور ممبران حزب اختلاف کو ٹرسٹ کے لوگوں کے ساتھ، پروفیسر سعید اختر اور ڈاکٹر فیصل ڈار کے ساتھ بیٹھ کر ایک middle way نکالنا چاہئے کیونکہ حکومت کی زمین اور پیسا ہے تو آڈٹ اور شفافیت کے حوالے سے حکومت کا کنٹرول ہونا چاہئے لیکن اس کے running model کو بالکل autonomous چلنا چاہئے۔ ہم نے اپنے سرکاری ہسپتالوں کو پہلے بھی بہتر کیا ہے، ہماری منسٹر صاحبہ بھی محنت کر رہی ہیں لیکن ہمارے جو ہسپتال بہتر ہیں ہم نے اُن میں اور بہتری لانی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس جلدی میں یہ بل لایا گیا ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا، سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پر غور و خوض کیا جانا چاہئے تھا، اس بل کو circulate نہیں کیا گیا، کچھ ممبران کمیٹی کو اطلاع نہیں کی گئی، خواجہ عمران نذیر سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت کے ممبر ہیں اُن کو

بھی کمیٹی کی اس میٹنگ کا علم نہیں تھا۔ اصولی طور پر یہ ہونا چاہئے تھا کہ کمیٹی کے ممبران، ٹرسٹ کے لوگوں اور ہمارے ڈاکٹرز کو اس بل کے حوالے سے ملٹی میڈیا پر بریفنگ دینی چاہئے تھی لیکن میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جلد بازی میں اس کمیٹی کی میٹنگ کی کارروائی کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت کے تمام ممبران انتہائی معزز اور انتہائی committed ہیں تو سٹینڈنگ کمیٹی کے ہمارے ممبران کی توقیر اور عزت اُسی صورت میں بڑھے گی جب ہم اُس پر proper work کریں گے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں ایک توازن کے ساتھ بل پاس کرا کر اسمبلی میں لائیں گے تو اُس میں ہم سب کی عزت ہوگی۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش یہ ہے کہ اس بل کو آج پاس نہ کیا جائے بلکہ مشتہر کیا جائے۔ میں آخر میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ مغرب کے ادارے سینکڑوں سال میں بنتے ہیں اور اس ادارے کو ابھی تین ماہ نہیں ہوئے تھے کہ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ (جناب ثاقب نثار) نے ہمیں بلالیا اور ہم سے پوچھتے رہے کہ لیور ٹرانسپلانٹ ہوا یا نہیں؟ یہ پولیٹیکل issue نہیں ہے تو اس کا فیصلہ purely doctors and professionals نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کا یہ اعتراض ہے کہ اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی سے جلدی میں approve کرایا گیا میں سمجھتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی جلدی کرے یا بدیر کرے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کا اپنا ایک prerogative ہے۔ انہوں نے اس بل کو غور سے دیکھنے کے بعد اس بل کو clear کر کے اسمبلی میں بھیج دیا۔

جناب سپیکر! خواجہ سلمان رفیق جن خدشات کا ذکر فرما رہے ہیں وزیر صحت صاحبہ اُن خدشات کا شاید technically جواب دیں گی میں اُس سلسلے میں کچھ عرض نہیں کروں گا لیکن میں صرف legislative process کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا اور آپ دومنٹ کے لئے فرض کر لیں کہ میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کر لیتا ہوں

یہ as a member of this Honorable House لیکن کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے جلد بازی کی لیکن آپ کا prerogative ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی منظوری کے بعد بھی آپ اس میں ترامیم دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بل میرے سامنے ہے پوری حزب اختلاف کی طرف سے اس میں ٹوٹل دو ترامیم آئی ہیں۔ اس بل کی اگر چالیس clauses ہیں تو ان کو اُن پر کوئی اعتراض نہیں ہے ماسوائے دو clauses کے، اب ان کو جن دو clauses پر اعتراض ہے میں وہ بھی یہاں پر عرض کر دیتا ہوں۔ پہلی clause جس پر انہیں اعتراض ہے جس پر ان کی طرف سے ترمیم آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس بل کے بورڈز آف گورنرز میں چیئرمین پی اینڈ ڈی کو نکال دیا جائے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق جو فرما رہے ہیں میں اُن سے اتفاق کرتا ہوں اور اگر میں اُن سے اتفاق کرتے ہوئے یہ کہوں کہ کسی منصوبے میں اگر فنانس اور پی اینڈ ڈی کو نکال دیا جائے تو آپ اُس منصوبے میں ترقی کہاں سے کریں گے، اُس کے لئے آپ کو پیسے کون دے گا؟ آپ تو چاہ رہے ہیں اس منصوبے میں جو کچھ ہو گیا ہے وہ رہنے دیں اور future planning کے لئے اُس کے لئے چیئرمین پی اینڈ ڈی کو نکال دیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے دوسری ترمیم یہ ہے اور ہم کل بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہیں کل بھی ان کا total emphasis اس بات پر تھا کہ ہم اس کے بورڈ آف آرڈرز کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ legislation میں کبھی specific legislation نہیں ہوتی بلکہ in the general interest of the public, legislation ہوتی ہے۔ کل بار بار اس بات کا ذکر آ رہا تھا کہ جناب سعید اختر کو سنا جائے، اُن کا نام لکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اب اگر جناب سعید اکبر خان صرف ایک ایسی شخصیت ہیں کہ جن کے بغیر یہ منصوبہ چل ہی نہیں سکتا تو کل یہ بھی آئے گا کہ شاید یہ صوبہ اُن کے بغیر بھی نہیں چل سکتا یعنی اس منصوبے کے بعد اس صوبے کی باری آئے گی۔ جناب سعید اکبر خان کوئی ایسی شخصیت نہیں ہیں کہ جن کے بغیر شاید یہ منصوبہ ہی نہ چل سکے اور خدانخواستہ یہ صوبہ نہ چل

سکے لیکن بات یہ ہے کہ معاملات چلتے رہتے ہیں۔ ایک regime میں آپ نے ایک concept دیا اُس پر آپ نے کام کیا وہ regime change ہوگئی آج کی regime نے اپنی سوچ کے مطابق اس منصوبے کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرنے ہیں اور ہم نے اس منصوبے کو بہتر بنانے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں ہم نے اس کو open چھوڑا ہے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ اس کو محدود کر دیں کہ فلاں شخص بورڈ آف گورنرز میں ہوگا اُس کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا ہم نے open چھوڑا ہے کہ ہر وہ شخص بورڈ آف گورنرز کا ممبر ہو جو اہلیت رکھتا ہو، اس میں باقاعدہ اہلیت mention کی گئی ہے کہ اگر وہ اُس کے لئے qualified ہو تو اُس کو ممبر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر ان کی دوسری ترامیم کو دیکھ لیں تو ہم نے وہ already incorporate کی ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ صحت اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اسمبلی کے floor پر ایک ایسا document لے کر آئے کہ جس پر ہماری حزب اختلاف کو بھی اعتراض نہیں تھا کہ حزب اختلاف کے جو ممبران سٹینڈنگ کمیٹی میں تھے انہوں نے صرف دو منٹ میں یہ بل پاس کر دیا اگر ممبران حزب اختلاف کو اس بل پر اعتراض ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کی چالیس سے زیادہ ترامیم ہونی چاہئے تھیں۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف کی دوسری ترمیم کے حوالے سے میں اپنے دوستوں کو assure کرتا ہوں کہ ہم نے آپ کے خدشات کو already incorporate کیا ہوا ہے یعنی وہ اس میں موجود ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ادارے نہیں چلتے، اداروں کے چلانے کا ایک طریق کار ہے اسی طرح اس اسمبلی کا بھی ایک طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! اگر سٹینڈنگ کمیٹی ایک چیز consider کر کے اسمبلی میں بھیج دے اور ہم کہنا شروع کر دیں کہ انہوں نے جلد بازی کی ہے اس سے سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوتا ہے کیونکہ ہم اُن کی صلاحیت اور استعداد پر سوال اُٹھا رہے ہیں۔ نہیں، ہمیں کرنا یہ چاہئے تھا کہ اگر ہمیں اُن سے اتفاق نہیں تو ہم اپنا right استعمال کرتے ہوئے اس میں ترامیم دے دیتے چونکہ اس میں ترامیم نہیں آئیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا بل ہے جو مفاد عامہ کا بل ہے اور یہ کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہے بلکہ پورے صوبے کے لئے ہے اور انتہائی اعلیٰ درجے کا بین الاقوامی سٹینڈرڈ کا ادارہ بن رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر take up

کیا جائے اور اگر اس پر مزید کچھ وضاحت کی ضرورت ہے تو یہاں پر محترمہ منسٹر صاحبہ بھی موجود ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ڈاکٹر سعید اختر یورالوجسٹ ہیں وہ کڈنی ٹرانسپلانٹ کرتے ہیں وہ لیور ٹرانسپلانٹ نہیں کرتے، ڈاکٹر فیصل ڈار لیور ٹرانسپلانٹ کرتا ہے اور وہ KE سے میرا سٹوڈنٹ بھی ہے اُس سے روزانہ بات چیت بھی ہوتی ہے۔ پنجاب کے اندر پہلی دفعہ کڈنی ٹرانسپلانٹ 1989 میں شروع ہوا اور ہر ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ ہوتا تھا یعنی یہ کوئی نیا عجوبہ نہیں تھا۔ پروفیسر فرخ احمد خان نے جنرل ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ شروع کیا اور انہوں نے لوگ trained کئے اور اس وقت ہمارے پاس کم از کم ایسے پچیس سرجنز موجود ہیں جو کڈنی ٹرانسپلانٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ بعد میں کڈنی ٹرانسپلانٹ پر ایک بہت سکینڈل بھی بنا کیونکہ لوگوں نے گھروں کے اندر بھی کڈنی ٹرانسپلانٹ شروع کر دیئے تھے یعنی پاکستان کے اندر اتنی expertise available تھیں۔

جناب سپیکر! میں افسوس سے کہنا چاہتی ہوں کہ پچھلی حکومت نے کڈنی ٹرانسپلانٹ کو promote کرنے کی بجائے سارے ہسپتالوں میں محدود کر دیا اور بہت ساری جگہوں پر روک دیا گیا۔ ہماری حکومت آئی ہے تو ہم نے اس کو دوبارہ شروع کیا ہے۔ گوجرانوالہ ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ ہو رہا ہے اور وہ اس کے بارہ کیس کر چکے ہیں اسی طریقے سے میں نے سارے ہسپتالوں میں کہہ دیا ہے کہ آپ کے پاس expertise ہیں آپ کڈنی ٹرانسپلانٹ کریں کیونکہ آپ جو مرضی کر لیں آپ سارے پنجاب کا بوجھ کسی ایک ہسپتال پر نہیں ڈال سکتے جس کا نام PKLI ہے۔

جناب سپیکر! اب میں لیور ٹرانسپلانٹ کی بات کرتی ہوں جب سے یہ ہسپتال بنا ہے اور اس پر ہم تقریباً 23۔ارب روپے دے چکے ہیں اور جب ہم نے check کرایا تو پتا چلا کہ تقریباً 500 minor and major procedures of kidney ہو چکے تھے اور کچھ بھی نہیں ہوا

تھا۔ وہاں پر پچھلے ڈیڑھ دو سال سے سٹاف بھی کام کر رہا تھا اور ہمیں وہاں سے یہ total amount of output ملی تھی۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ لیور ٹرانسپلانٹ کے بارے میں جس طرح معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کہہ رہے ہیں۔ میری تو بہت بے عزتی ہوئی جس پر اپوزیشن نے ہی میرا استعفیٰ مانگ لیا تھا۔ غلطی ان کی تھی اور ڈانٹ میں کھا رہی تھی۔

جناب سپیکر! میں چیف جسٹس صاحب کے سامنے گئی تو وہ اسی بات پر مجھ سے ناراض ہو گئے کہ آپ لیور ٹرانسپلانٹ کیوں نہیں کروا رہیں۔ میری ڈاکٹر فیصل ڈار سے بات ہوئی ہے، میں یہ بھی کہتی ہوں کہ آپ کا خیال غلط ہے کہ ہماری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میری ان سے چار دفعہ سارے سٹاف کے ساتھ ملاقات ہو چکی ہے، ڈاکٹر فیصل ڈار، ڈاکٹر سعید اختر سے ہو چکی ہیں اور ان کی پوری آرگنائزیشن سے ہو چکی ہیں۔ ان میں آدھے میرے اپنے سٹوڈنٹس ہیں۔ وہ دس دفعہ مجھ سے فون پر بات کرتے ہیں اگر کوئی مسئلہ ہو۔

جناب سپیکر! میں نے لیور ٹرانسپلانٹ کے حوالے سے جب ڈاکٹر فیصل سے بات کی کہ بیٹا آپ کو کیا مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ میڈم میں اپنے sterilization system کے setup اور instruments سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ میں جو instruments الشفاء میں استعمال کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر وہی instruments استعمال کئے جائیں۔ ڈاکٹر جواد ساجد کمیٹی کے سربراہ تھے ان سے میری بڑی تفصیلی بات ہوئی۔ ان کو بھی اس بات کی سمجھ تھی کیونکہ وہ ہارٹ سرجن ہیں، میں بھی سرجن ہوں اس لئے میں بھی سمجھتی ہوں کہ ایک سرجن comfortable کیوں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے ان سے کہا کہ آپ بتایئے کہ آپ کو کون سے instruments چاہئیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں پہلے resection کروں گا اور لیور پر چھوٹا procedure کروں گا کہ ہمارے overall circumstances comfortable ہیں۔ اس کے بعد میں لیور ٹرانسپلانٹ کروں گا۔

جناب سپیکر! میں نے یہی بات دو دفعہ چیف جسٹس صاحب کے پاس پیش ہو کر بتائی، میں نے کہا کہ ہو جائے گا کیونکہ ہمیں مریض اور ڈونر دونوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے شیخ زید ہسپتال میں ایک بہت بڑا واقعہ ہوا تھا کہ ڈونر بھی اس procedure میں فوت ہو گیا تھا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ ایک ڈونر during the resection procedure فوت ہو گیا۔ اس لئے ہم بہت محتاط ہیں۔ اگر کوئی بھی سرجن کہے کہ میں ان حالات میں comfortable نہیں ہوں تو ہم کسی سرجن کو force نہیں کر سکتے۔ اس نے جب تین چار resections کر لیں تو اس نے مجھے کہا کہ اب میں لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے تیار ہوں۔ اس نے جس دن ٹرانسپلانٹ کیا تو

I was the first person to get the message on it that we have successfully done a liver transplant. Please give me 24 hours.

جناب سپیکر! اس نے 24 گھنٹوں کے بعد اس نے مجھے کہا کہ دونوں ٹھیک ہیں۔ اب مقصد یہ ہے کہ آپ بھی چاہتے ہیں اور میں بھی چاہتی ہوں کہ لیور ٹرانسپلانٹ ہو۔ آپ چاہتے ہیں کڈنی ٹرانسپلانٹ ہو تو ہم بھی چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ غریب آدمی کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کریں۔ اگر آپ پرانا قانون دیکھیں تو اس میں سرکار کو اجازت ہی نہیں تھی کیونکہ اس میں لکھا تھا کہ shall not interfere in the working حکومت کی جگہ ہو، حکومت کے پیسے ہوں تو حکومت کے علاوہ اتنے بڑے ادارے کو کوئی این جی او اور ٹرسٹ support نہیں کر سکتا۔ اس میں جس ٹرسٹ کے بارے میں ذکر تھا اس نے ایک آنہ یا ایک پائی بھی خرچ نہیں کی اگر کی ہے تو میں دینے کی ذمہ دار ہوں۔

جناب سپیکر! اس وقت مقصد یہ ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ بہتری ہونی چاہئے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ بہتری کریں۔ یہ آپ کا پراجیکٹ ہے ہم نے کبھی ناں نہیں کی لیکن اس طریقے سے ہم نہیں کرنے دیں گے کہ سرکار interfere نہ کرے جبکہ پیسے سرکار دیتی رہے لیکن سرکار کچھ نہ کہے۔ اس میں مقصد یہ ہے کہ زمین سرکار کی ہے اور سرکار کچھ بھی نہ کہے۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Mr Speaker! We will interfere where it is required. I am a very competent surgeon myself. Let me assure you that

جناب سپیکر! میں آپ کو تسلی سے بتاتی ہوں کہ ان کا جو پہلا act تھا اس میں hardly کوئی تبدیلی کی گئی ہے سوائے repealing of the Trust ہے کہ We don't want a Trust ہم انشاء اللہ بطور حکومت اس پراجیکٹ کو support کریں گے۔ ہم ایسا کیوں نہیں کریں گے۔ ہم ضرور پاکستان کے لوگوں کو یہ سہولت دیں گے۔ انہوں نے بورڈ کی بات بھی کی ہے تو بورڈ بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے جیسے فرمایا ہے اسی طرح بورڈ ہے It will be looked after by the Board جیسے پہلے بورڈ کر رہا تھا۔ اس پر specifically ڈاکٹر سعید کا نام ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اگر خدانخواستہ ڈاکٹر سعید نہ رہیں تو کیا بورڈ بند ہو جائے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ قانون سازی میں کسی کا نام نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں خواجہ سلمان رفیق کے اعتراض پر عرض کرتی ہوں کہ ان کے اور میرے اچھے تعلقات ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ میں ان سے کبھی غلط بیانی نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو پوری تسلی سے کہتی ہوں کہ ہر چیز نوں ٹھوک وجا کے اک اک چیز ویکھ کے جس وچ پاکستان دے لوکاں دا، ساڈا تے حکومت دا فائدہ ہوئے گا اوہ گل کیتی اے۔ تہاڈی مہربانی اینوں through ہون دیو۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ خواجہ سلمان رفیق! یہ بات ٹھیک ہے کہ یہ پراجیکٹ آپ نے شروع کیا۔ اگر اس پراجیکٹ کو کامیابی ملتی ہے تو نام آپ کا ہی ہونا ہے اور اگر پراجیکٹ کو کامیابی نہیں ملتی تو اس میں موجودہ حکومت اور آپ بھی قصوروار ہوں گے۔

آپ کہیں گے کہ انہوں نے نہیں چلنے دیا لیکن اس وقت نیت یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو کامیاب کرنا ہے۔ میری ڈاکٹر صاحبہ سے بات ہوئی تھی بلکہ یہ بات بھی ہوئی تھی کہ ڈاکٹر سعید کو آپ بلا لیں اور ان کی expertise کا بھی فائدہ لیں۔ اس پر انہوں نے کہا تھا کہ انشاء اللہ ہم ڈاکٹر سعید کو onboard رکھیں گے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر فیصل کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہمارے سپیکر ہیں اور Custodian of the House ہیں۔ اگر ہم طریق کار کے مطابق چلیں تو بہتر ہے۔ جناب محمد بشارت راجا میرے بھائی ہیں جن سے میں سیکھتا ہوں انہوں نے اس بل پر wind up speech شروع کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ move کیا ہے کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے۔ آپ ترامیم پر آ جائیں اس بل میں چودہ ترامیم ہیں دو نہیں ہیں۔ ان پر ایک ایک کر کے discussion کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اس کو take up کرتے ہیں۔

Now, the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Salman Rafiq, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq,

Choudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any other mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

KHAWAJA IMRAN NAZIR: Mr Speaker! I move:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 4. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
> 5. Mr Muneeb-ul-Haq
> 6. Ms Azma Zahid Bokhari
> 7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
> 8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
> 9. Mr Ghazanfar Abbas
> 10. Ms Saleem Bibi
> 11. Mr Saeed Ahmad
> 12. Ms Uzma Kardar

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq

3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Azma Zahid Bokhari
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi
11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! مجھے اس بات پر حیرانگی ہے کہ Pakistan Kidney and Liver Institute پاکستان کا پراجیکٹ ہے۔ یہ کسی سیاسی پارٹی اور نہ ہی کسی سیاسی حکومت کا پراجیکٹ ہے۔ اگر یہ کسی سیاسی پارٹی یا میاں محمد شہباز شریف کا ذاتی پراجیکٹ ہوتا یا مسلم لیگ (ن) کا ذاتی پراجیکٹ ہوتا تو ہم ہیلتھ کارڈ کا نام جس طرح انصاف کارڈ رکھا گیا ہم بھی اس کا نام نواز شریف یا شہباز شریف انسٹیٹیوٹ رکھ دیتے۔ پنجاب کا ہسپتال ہونے کے باوجود اس کا نام پاکستان اس لئے رکھا گیا کہ یہ پاکستان کے لوگوں کا پراجیکٹ ہے۔ یہاں پر اگر کسی غریب شخص کا علاج ہو گا تو وہ ان تمام لوگوں کو دعا دے گا جنہوں نے اس پراجیکٹ کو شروع کیا اور جو آج اس کو آگے لے کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات ہے کہ میری ہاؤس سے یہ request ہے کہ اس کو کبھی یہ نہ سمجھا جائے کہ اس پر کوئی سیاست ہونی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی سیاست کی جائے۔ منسٹر ہیلتھ خود ایک بہت اچھی پروفیسر ہیں جیسا کہ انہوں نے ابھی خود بھی اپنی تعریف کی اور کہا میں بہت competent surgeon ہوں لہٰذا ہمیں بھی اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے صرف اس بات پر اعتراض ہے کہ بقول وزیر قانون آپ ایک اتنا اچھا اور بہترین کام کرنے جا رہے ہیں تو اس میں جلد بازی کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ آپ اس کو چھپا کے، بچا کر اور بڑی speedily pass کروانا چاہ رہے ہیں۔ میں نے اس دن بھی آپ سے request کی تھی اور آج بھی ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کی روایات کے امین ہیں، آپ custodian of the House ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک ممبر ہوں میں آپ کو پھر چیلنج کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں چلیں میں مان لیتا ہوں کہ آپ نے میرے دو یا تین colleagues کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے اطلاع دی ہو گی لیکن میں بھی تو سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر تھا تو مجھے کیوں اطلاع نہیں دی گئی، مجھے کیوں سٹینڈنگ کمیٹی میں نہیں بلایا گیا چلیں آپ نے مجھے الیکشن میں نہیں بلایا اس حوالے سے میں صبر شکر کر لیتا ہوں، آپ نے الیکشن والے دن بھی اس ایجنڈے کو رکھا شاید آپ نے اس کو discuss بھی کیا ہو اور پاس بھی کروا لیا تو اس میں جلد بازی کی کیا ضرورت تھی؟

جناب سپیکر! مجھے اور میرے colleagues کو یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی میں اپنے حکومتی بہن بھائیوں سے بھی request کروں گا کہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے جلد بازی نہ کریں اس کو سوچنے اور سمجھنے کے لئے کچھ وقت دے دیں اس میں کوئی مضایقہ ہے اور نہ ہی کوئی قیامت آ جائے گی اگر ہم اس پر دو دن بحث کر لیں گے۔ آپ کی عددی اکثریت ہے پھر بھی آپ یہ بل پاس کروا لیں گے ہمیں تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بات صرف اتنی سی ہے کہ اگر آپ نے سٹینڈنگ کمیٹی میں اپوزیشن کو نہیں بلایا آپ نے چیئرپرسن یا چیئرمین اپنا بنا لیا چلیں کوئی بات نہیں آپ نے بل بھی پاس کروا لیا تو اس ایوان میں ایسی روایت نہ ڈالیں کہ اپوزیشن کو bulldoze کر کے آپ اپنی مرضی سے چیزیں پاس کروا لیں تو یہ 25 یا 30 ممبران پر مشتمل اپوزیشن نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تگڑی اپوزیشن ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس میں positive باتیں ہوں جیسا کہ آج کل ہاؤس کا conduct بہت اچھا چل رہا ہے لہٰذا میں آپ کو ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون اور اپوزیشن لیڈر کو اس بات کا کریڈٹ دیتا ہوں کہ ہاؤس میں اچھی sense prevail کر رہی ہے اور معاملات بہت اچھے چل رہے ہیں تو کیوں خوامخواہ ایک ایشو کو بنیاد بنا کر اس ہاؤس کے اعتماد کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ PKLI کا اگر آج کے دور کی صورتحال میں جائزہ لیں تو

اس کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا کہ جس طرح بھارت کے ساتھ جنگی جنون چل رہا ہے تو آپ سب کو پتا ہے کہ انڈیا نے پاکستان کے ویزے تک بند کر رکھے ہیں۔ یہ چیز میری نظر سے کئی مرتبہ گزری ہے کہ ہم میاں محمد شہباز شریف سے اکثر یہ request کیا کرتے تھے کہ فلاں بچے کا علاج ہم نے انڈیا سے کروانا ہے تو مہربانی کریں تو پھر اس کے لئے فنڈز بھی آجاتے تھے لیکن ویزے کا ایشو رہتا تھا انڈیا کبھی patient کو ویزہ دیتا تھا اور کبھی نہیں دیتا تھا اور کبھی وہ attendant کو ویزہ دیتا تھا اور کبھی نہیں دیتا تھا۔

جناب سپیکر! آج کل جو جنگی صورتحال انڈیا کے ساتھ چل رہی ہے تو الحمد اللہ ایک تازہ ہوا کا جھونکا فیصل ڈار صاحب اور ان کی ٹیم کے کامیاب ٹرانسپلانٹ کی صورت میں آیا ہے تو ہمیں انڈیا کی طرف غیرت حمیت جھکا کر دیکھنا تو نہیں پڑے گا یہ تو باعث فخر بات ہے اور اس باعث فخر بات کے ہم سب مبارکباد کے مستحق بنتے ہیں۔ میں آج کی حکومت سے بھی یہ کریڈٹ نہیں چھینتا، اللہ کا شکر ہے کہ آج آپ کی حکومت ہے تو ہم آپ کو بھی اس بات کا بالکل کریڈٹ دیتے ہیں لیکن مہربانی کر کے ایسا مت کریں جیسا کہ ابھی یہاں پر پروفیسر سعید اختر کے حوالے سے بات ہوئی تو پروفیسر سعید اختر کے ساتھ ہماری کوئی رشتہ داری نہیں ہے وہ ہماری پھوپھی، تائی، چاچی یا مامی کے بیٹے نہیں ہیں بات صرف یہ ہے کہ وہ شخص امریکن ڈالر چھوڑ کر پاکستان اس لئے آیا تا کہ پاکستان کے لوگوں کو صرف کرے یہ وہ شخص ہے جس نے ایک team built up کی، ایک خواب دیکھا، ایک idea دیا اور اس کے اس idea کو میاں محمد شہباز شریف نے پروان چڑھایا۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے اس حوالے سے جو commitment دی میں اس سے بالکل agree کرتا ہوں کہ منسٹر صاحبہ بالکل ٹھیک فرما رہی تھیں کہ first stage پر فنڈنگ نہیں کی گئی لیکن چونکہ آپ نے اس کو study بھی کیا ہو گا اس میں یہ چیز طے تھی کہ first stage پر جو نئے ہسپتال کی بلڈنگ بنائی گئی اس کو حکومت پنجاب finance کرے گی اور اس کے بعد جو ٹرسٹ بنے گا وہ نہ صرف foreign donations لے گا بلکہ اس ہسپتال کے معاملات کو بھی run کرے گا میں یہ بالکل نہیں کہتا کہ اس کو شتر بے مہار چھوڑ دیا جائے بالکل یہ حکومت پنجاب کا حق ہے کہ وہ اس ہسپتال کا آڈٹ بھی کروائے، اس کے تمام معاملات کو بھی دیکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آڈٹ کروانے والوں نے آڈٹ بھی کروائے پوری قوم نے یہ دیکھا اور ایلا بلا کر لوگوں کی تذلیل بھی

کی گئی جناب منسٹر کو بُلا کر بھی تذلیل کی گئی لیکن ہوا کیا جیسے ہی وہ گئے اس کے بعد سپریم کورٹ کا آرڈر آگیا جو سب کی عقلیں اور آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا تو وہ ذات بڑی انصاف کرنے والی ہے وہ انصاف کرتی ہے اور اس نے یقیناً انصاف کیا۔

جناب سپیکر! جب سپریم کورٹ کا آرڈر آگیا تو پھر ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس آرڈر کو سب سے پہلے implement کیا جاتا تو یہ کیسی مجبوری ہے کہ سپریم کورٹ کے آرڈر پر implement بھی نہیں کیا جا رہا اور اس کے بعد فوری طور پر یہ تمام ترامیم کرنے کی جلدی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ request کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کی روایات کو قائم رکھیں کیونکہ کوئی جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح خواجہ سلمان رفیق نے بات کی اگر یہ مشتہر ہو جاتا ہے اور اس پر کوئی اچھی expert opinion آجاتی ہے تو اس میں کیا برائی ہے، اگر سلیکٹ کمیٹی بنتی ہے اس میں مزید یہ discuss ہو جاتا ہے تو دو یا تین دن مزید لگ جائیں گے تو کون سی قیامت آجائے گی؟ آپ جس طرح چاہتے ہیں کروا لیجئے گا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن اس طرح bulldoze نہ کریں اور جلد بازی نہ کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر ابھی بات ہوئی کہ ٹرانسپلانٹ ہر جگہ پر ہو رہے ہیں تو میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ آج بھی اس ملک میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو quacks کے پاس جاتے ہیں، دوائی لیتے ہیں اور شام کو وہ ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں تو کیا عطائیوں کو بھی practice license دے دیا جائے؟ یہ کہنا ٹرانسپلانٹ جو مرضی جہاں مرضی کر لے یہاں پر experts موجود ہیں تو میں بڑے ادب سے عرض کروں I am not a doctor لیکن اتنا میں بھی سمجھتا ہوں کہ infection problems ہوتے ہیں آپ کے جو دو یا تین operations ناکام ہوئے ان کی major failure یہ تھی اس میں patient کو infection ہو گیا لہٰذا یہ ہسپتال ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید تقاضوں کے مطابق infection free ماحول میں بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر IDAP کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ جنہوں نے انتہائی outclass construction کی۔ ہم باتیں تو بہت کرتے ہیں کہ 56 کمپنیاں بن گئیں اور لوٹ مار مچ گئی تو پھر اگر اتنی لوٹ مار مچی تھی تو پھر آج آپ کیوں IDAP سے کام کروا رہے ہیں، آپ کیوں اس کو continue کر رہے ہیں آپ اس لئے کر رہے ہیں کہ آپ کو بھی اس بات کا پتا ہے کہ IDAP

کا جو کام تھا وہ مثالی کام تھا جو IDAPنے construction کروائی تھی وہ مثالی کروائی تھی۔ میاں محمد شہباز شریف نے جو construction کروائی وہ ٹکا کر مثالی کروائی لہٰذا آپ اچھے کام کو continue کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! چلیں، ٹھیک ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بس اپنی بات کو wind up کرتا ہوں۔ میری request یہ ہے کہ جلد بازی نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! مجھے ایک بات بتائیں کہ جب یہ کیس سپریم کورٹ میں چل رہا تھا تو خواجہ صاحب کے ساتھ وہاں پیشی پر جو ہو رہا تھا اس کا سب کو پتا ہے اور ہماری منسٹر صاحبہ کے ساتھ بھی جو ہو رہا تھا وہ بھی سب کو پتا ہے تو آپ کبھی اس وقت وہاں سپریم کورٹ پیشی پر گئے تھے؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بالکل سپریم کورٹ گیا تھا۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! پھر آپ نعرے نہ ماریں کیونکہ جو وہاں سپریم کورٹ میں گئے ہیں ان کو پتا کہ وہاں کیا ہو رہا تھا؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! آپ ذرا وہاں سپریم کورٹ کا چکر تو لگا لیتے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں اپنی ذات کی بات نہیں کرتا۔ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا ہے وہ منہ بولتا ثبوت ہے کوئی مانے نہ مانے سب کو پتا ہے کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اقتدار کی طرف سے "گو شاد گو" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: آپ سب لوگ بیٹھ جائیں۔ نہیں، نہیں، یہ بالکل آپ کا غلط طریق کار ہے۔ میں جناب محمد وارث شاد کو floor دے رہا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں آپ لوگ میری بات سنیں۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے جب میں preside کر رہا ہوں تو کسی بھی معزز ممبر کا کام نہیں ہے کہ ایک دم ایک راگ میں شروع ہو جائے لہٰذا مہربانی کر کے ایسے کام نہ کیا کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے بجا فرمایا ہے۔ جب لیڈر آف دی اپوزیشن یا لیڈر آف دی ہاؤس بات کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو تمام معزز ممبران چپ کر کے ان کے بات سنتے ہیں لیکن لیڈر آف دی ہاؤس کی عدم موجودگی میں لیڈر آف دی ہاؤس وزیر قانون ہوتے ہیں جب وزیر قانون کے ساتھ جناب محمد وارث شاد نے سلوک کیا تھا کہ میں تمہیں نہیں سننا چاہتا اور پھر یہ آگے سے لگا تار بولتے رہے تو یہ اس کا جواب ہے لہٰذا جب وزیر قانون کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی بات کو سنا جائے۔ ہم معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کی بہت عزت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی، اب بات ہو گئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صرف یہ بتا دیں کہ کیا قواعد انضباط کار کسی جگہ پر یہ لکھا ہوا ہے جو وہ کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری الدین یہ غلط quote کر رہے ہیں۔ قائد ایوان کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ اس ہاؤس میں کچھ چہرے مجھے بھی نظر آ رہے ہیں جن کی قائد ایوان بننے کی خواہش ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پنجاب کے رولز آف بزنس permit نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ آپ میری بات سنیں۔ ہمارے ہاؤس کے ٹوٹل کتنے ممبران ہیں؟ ہمارے 371 ممبران ہیں اور 371 ممبران کی ہی یہ خواہش ہوتی ہے جس کا سب کو پتا ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ روایات میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! جناب محمد وارث شاد کا ٹرانسپلانٹ کا بڑا تجربہ ہے اس لئے ذرا سُن لیں کیونکہ خوشاب میں کافی کام ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ repeat نہ کریں لیکن کوئی نئی بات ہے تو بتا دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے نئی بات کروں گا لیکن اگر تھوڑی سی clarification کی آپ اجازت دیں گے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اجازت ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اُس دن مجھے تقریر کے لئے allow کر کے تشریف لے گئے اور ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف لائے۔ میں نے آپ کی اجازت سے continuity کی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میں اُس دن میاں محمد نواز شریف کی علالت کے بارے میں بول رہا تھا جو میرا حق تھا۔ اس سلسلے میں اِدھر سے rowdy آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور پتا نہیں کیا کیا انہوں نے بولنا شروع کر دیا۔ میری آپ تقریر نکلوا لیں اگر میری تقریر میں کوئی ایک لفظ جناب محمد بشارت راجا یا معزز خواتین کے بارے میں ہو۔ اگر میرا ایک لفظ بھی غیر پارلیمانی ہو تو میں ہزار دفعہ معافی بھی مانگوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بتاؤں گا کہ آپ کے اور جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ پانچ سال گزرے ہیں لیکن میں نے ہمیشہ عزت کی ہے۔ میں جب بھی اٹھتا ہوں تو آپ کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا کی بھی عزت کرتا ہوں۔ جناب محمد بشارت راجا نے start میں جو لفظ بولا کہ "اِن کو بات کرنے کی تمیز ہی نہیں ہے" اب اس بات کو آپ interpret کر دیں کہ یہ پارلیمانی لفظ ہے یا غیر پارلیمانی ہے۔ اس کے باوجود میں نے اُس کو digest کیا اور کچھ نہیں کہا۔ کل پھر یہ اعتراض کیا گیا۔ آپ کارروائی نکلوالیں کیونکہ میں نے کل یہ کہا کہ یہ نئی کلاس آئی ہے۔ ظاہر ہے کہ نئے لوگ اور نئی کلاس آئی ہے۔ میں نے صرف یہ کہا کہ یہ جو نئی کلاس آئی ہے اس کو روایات، وضع داری اور جمہوریت سکھانے کی ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ ایوان سے باہر نہیں جا سکتے کیونکہ میں کل اندر بیٹھ کر کارروائی سُن رہا تھا۔ آپ نے کوئی بلڈ ٹیسٹ کی بات کی تھی اس لئے ذرا بیٹھ جائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اِن کی بات بھی بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! اگر کوئی بلڈ ٹیسٹ کروانا ہے تو فرانزک لیب سے کروالیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ اُن کا اور میرا problem یہ ہے کہ ہر وقت اندر سے یہ سوچتے ہیں کہ جناب محمد وارث شاد اگر مر جاتا تو بہتر تھا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"شاد تیرے جانثار، بے شمار بے شمار" کی نعرے بازی)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ بھی سُن لیں۔ ملک محمد احمد خان کل جو بولے ہیں اِن کو مجھ سے تکلیف ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! مجھے wind up کروانے دیں۔ ابھی میرا خیال ہے کہ مولانا صاحب چلے گئے ہیں ورنہ دعا کرواتے۔ دیکھیں، آپ کی عمردرازی، آپ کی صحت اور آپ کی سلامتی کی سارا ہاؤس دعا مانگ رہا ہے۔ اب آپ کے پاس کڈنی ٹرانسپلانٹ کا جو نسخہ ہے وہ explain کر دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ کلاز نہیں پڑھوں گا۔ آپ کو بھی پتا ہے اور پورے پنجاب کو بھی پتا ہے لیکن ہم آنکھیں چُرا لیں تو الگ بات ہے۔ اس پنجاب میں گورنمنٹ کی سطح پر آج تک سٹیٹ آف دی آرٹ کوئی کڈنی کا ہسپتال کام کر رہا ہے اور نہ ہی جگر کا ہسپتال کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ سٹیٹ آف دی آرٹ ایک پاکستان کڈنی ولیور انسٹیٹیوٹ بنا ہے تو اس کو ہم ضائع نہ کر دیں۔ جن لوگوں کی محنت ہوئی ہے اور جن لوگوں نے اس پر کام کیا ہے اُس کو ہم ضائع نہ کریں۔ وہاں ایک آپریشن بھی ہو چکا ہے حالانکہ آپ کو پتا ہے کہ آپریشن کے لئے پہلے انڈیا اور چائنا جانا پڑتا تھا۔ محترمہ نے جو بات کی کہ جگہ جگہ پر آپریشن ہو رہے ہیں لیکن وہ haves کے ہو رہے ہیں have nots کے نہیں ہو رہے۔ اس ادارے کے حوالے سے میں کہوں، منسٹر صاحبہ کہیں یا کوئی بھی گورنمنٹ کہے کہ پنجاب کے سارے ہسپتال up to the mark کام کر رہے ہیں تو ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ اس ادارے کو ٹرسٹ کے طور پر چلنا چاہئے، اس میں funding پنجاب گورنمنٹ بھی کرے اور donations بھی لیں لیکن اس ادارے کو ہم ضائع نہ کریں۔ ایک ڈاکٹر سعید اختر یا ڈاکٹر فیصل ڈار کی بات نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایک اچھا قدم اگر میاں محمد شہباز شریف نے اٹھا لیا تو اُس کی completion یہ کریں۔ یہ جناح ہسپتال یا میو ہسپتال بن جائے تو اس طرح یہ نہیں چلا سکتے۔ یہ اپنی ہیلتھ منسٹری کے تحت already بنائے ہوئے ہسپتالوں کو ہی up to the mark کر لیں اور اُن پر محنت کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ یہ ایک sophisticated ادارہ بنا ہے جو غرباء کے لئے ہے۔ اس میں سیاست نہیں کہ آپ اکثریت کے بل بوتے پر اس کو bulldoze کر دیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر انتہائی احترام کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا نے جو کہا اُس کو digest کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا میرے لئے محترم ہیں لیکن اس پر ایک دفعہ پھر سوچیں، جلدی نہ کریں، اس کو Select Committee میں لے جائیں اور غور کریں کیونکہ جب غور کیا جاتا ہے تو بہتری آتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! چونکہ یہ بات آچکی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید) جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارے بھائیوں نے یہاں کھڑے ہو کر یہ بات کی کہ یہ ادارہ کسی کا ذاتی نہیں بلکہ پوری قوم کا ہسپتال ہے اور میاں شہباز شریف صاحب نے شروع کیا تھا۔ میں صرف تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

جناب سپیکر! پانچ سال تک ہم یہاں دہائی دیتے رہے کہ سرجیکل ٹاور میو ہسپتال جہاں پر چار سو بیڈ بنے تھے وہ چالو کر دیں لیکن دس سال تک چلنے نہیں دیا گیا کیونکہ جناب پرویز الٰہی کے دَور میں شروع ہوا تھا۔ کارڈیک ہسپتال وزیر آباد کی بلڈنگ 4۔ ارب روپے کی لاگت سے بنی کھڑی رہی اور یہاں ہم منتیں ترلے کرتے رہے کہ ہزاروں لوگوں کو پی آئی سی لاہور آنا پڑتا ہے لہٰذا اُس کو چالو کر دیں لیکن وہ ہسپتال نہیں چلنے دیا گیا۔

جناب سپیکر! ڈینٹل ہسپتال کینال بنک موہلنوال کی بلڈنگ 2۔ ارب روپے کی لاگت سے دس سال تک بنی کھڑی رہی جو گھوسٹ بلڈنگ بن گئی لیکن اُس کو چلنے نہیں دیا گیا۔ مری بلک واٹر سپلائی پروگرام پر اڑھائی ارب روپیہ لگ چکا تھا جسے آپ نے ہی شروع کروایا تھا جو ختم ہو گیا۔ وہاں جا کر دیکھیں تو اڑھائی ارب کے پائپ وہاں پڑے ہیں لیکن اب 10۔ ارب روپے سے وہ منصوبہ مکمل ہو گا۔ انہیں بات کرتے وقت تھوڑا سا اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اسمبلی کی بلڈنگ دیکھیں۔ ہم یہاں کس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے ہم پرائمری کے بچے ہیں کہ کوئی باہر نہیں نکل سکتا اور اندر نہیں آ سکتا۔ ہم یہاں کھڑے ہو کر دہائیاں دیتے رہے کہ اسمبلی کی عمارت کو مکمل کر دیں لیکن نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! انہیں یہ زیب دیتا ہے کہ یہ ایسی بات کہیں تو ہم اس ہسپتال کو روکنے نہیں جا رہے بلکہ بہتر کرنے جا رہے ہیں لیکن یہ اپنا ماضی بھی یاد رکھیں کہ انہوں نے ان قومی عمارات کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں لمبی بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، مختصر کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! صرف دو منٹ میں بات کروں گا۔ معاملہ یہ ہے کہ جو پوری enactment ہے وہ almost وہی ہے جو پہلے ایکٹ پاس ہوا ہے۔ اس کی definitions میں فرق ہے، اس کے functions میں فرق ہے اور نہ ہی اس کے goals کو achieve کرنے میں فرق ہے۔

جناب سپیکر! فرق صرف یہ ہے کہ جب اس کو design کیا گیا تو یہ پتا تھا کہ وہ expertise جو باہر سے لائی ہیں وہ ہمارے پاس یہاں پر اس انداز میں available نہیں ہیں۔ اس ہسپتال کی erection سے لے کر ابھی تک اس کو جتنا design کیا گیا اس انداز سے کیا گیا کہ باہر سے experts کو جن کا لیور ٹرانسپلانٹ میں تجربہ ہے، ان کو یہاں لایا جائے اور وہ جو وہاں سے ان کو یہاں پر لانے کے لئے ایک effective team کی ضرورت تھی جیسے ڈاکٹر صاحبہ نے کہا کہ اگر کل کو ڈاکٹر سعید نہ رہیں تو ڈاکٹر سعید اپنا تجربہ ٹرانسفر کر کے جائیں گے ناں۔ وہ اپنے ساتھ Associates کو trained کر کے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Dr Saeed is no one man, Dr Saeed is one person جو اپنی expertise لوگوں کو آگے transfer کریں گے اور ان کو بتائیں گے۔ ہمارا issue اس چیز پر نہیں ہے کہ Dr Saeed one man is there or not ایک تجربہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں اور تجربہ یہ تھا کہ شیخ زید ہسپتال جب تک اماراتیوں کے ٹرسٹ میں رہا، اس کی کیا condition تھی، شیخ زید ہسپتال جب فیڈرل گورنمنٹ کے پاس رہا تو اس کی کیا condition

تھی اور جب یہی شیخ زید ہسپتال پنجاب حکومت کے پاس ہے تو اس کی کیاcondition تھی۔ ہمارا مؤقف صرف اتنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک احمد خان! شیخ زید ہسپتال کو چھوڑیں اور کوئی مثال دیں تو بہتر ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آخری گزارش سنیں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت اس کو اس انداز سے دیکھے یہ ان کاprerogative ہے اور ہم انہیںassist کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہماری کوئی ضد نہیں ہے۔ یہ ان کا فیصلہ ہے اس کو ختم کر دیں گے تو یہ ختم ہو جائے گاnot a big deal ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ دنیا میں یہ کوئی پہلاmodel تھوڑا ہی ہو گا کہ جو گورنمنٹfunded ہو گا گورنمنٹline پر ہو گاbut privately managed ہو گاIt is not a new idea پاکستان میں بیسیوں پراجیکٹ ایسے ہیں اگر اس ٹرسٹ کیcomposition میں آپ سارے سرکاری لوگوں کو رکھ دیں گے جوsecretaries ہوں گے اور اس کے اندر وہtrusties نہیں ہوں گے یا وہ بورڈ آف گورنرز ہوں گے جن کیexpertise ہیں توcomplications ہوں گی۔ ہماری صرف اتنیrequest ہے کہ ایک دفعہ اس بل کو دوبارہ کمیٹی میں لے جائیں تاکہ وہاں پر اسے اچھی طرح دیکھ لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس بل کو دوبارہ کمیٹی میں بھیج دیں اور بل کو پاس کرنے کے لئے جلد بازی نہ کی جائے۔ جس طرح وزراء کا روّیہ ہے کہ سابقہ مثالیں دینی شروع کر دیتے ہیں کہ دس سالوں میں یہ نہ ہوا، دس سالوں میں وہ نہ ہوا، فلاں ہسپتال نہ چلا اور اسمبلی بلڈنگ نہ بنی تو یہ سارے کام غلط ہوئے لیکن اب آپ پھر غلط کرنے جا رہے ہیں۔ آپ ایسی مثال کیوں پیدا کرتے ہیں کہ جس سے کل کو آنے والی حکومت بھی آپ کو اسی طرح کی باتیں کرے۔ اس بل کو پاس کرنے کے لئے جلدی کی ضرورت نہیں ہے اور اسے کمیٹی کو واپس بھیج دیں کیونکہ ایک اچھا انسٹیٹیوٹ بن رہا ہے جسے مزید اچھا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ نے سارے دوستوں کے خیالات سنے اور میرے خیال میں ہسپتال کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے سارے ممبران کی یہ خواہش ہے کہ یہ ادارہ بہترین ادارہ ہونا چاہئے اور عوام کو بہترین سہولتیں فراہم کرنی چاہئیں۔ ابھی خواجہ صاحب بات کر رہے تھے تو جو concept سابقہ حکومت نے conceive کیا تھا وہ یہ تھا کہ حکومت پیسا لگائے گی، جگہ بھی حکومت کی ہے، پیسا بھی حکومت لگائے گی اور ultimately یہ ایک ٹرسٹ کو handover کر دیا جائے گا۔ خود خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت تک اس ٹرسٹ نے ایک روپیہ بھی اس ہسپتال میں نہیں لگایا۔ سارا پیسا حکومت نے لگانا تھا اور پیسا لگانے کے بعد یہ ہسپتال تیار کر کے ٹرسٹ کو دے دینا تھا کہ وہ چلاتے۔

جناب سپیکر! میں پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ regime change ہو گئی ہے۔ آج پیسا ہمارا، زمین ہماری اور چلانے والا کوئی اور ہو تو ہم یہ اپنے گلے میں پھندہ نہیں ڈالنا چاہتے۔ یہ قوم کا پیسا ہے اور حکومت ensure کرنا چاہتی ہے کہ قوم کا پیسا ہے جو حکومت پنجاب کا پیسا ہے اور حکومت پنجاب ہی اس ہسپتال کو چلائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کی طرف سے اس ادارے کو بہتر سے بہترین کرنے کے لئے جو بھی تجاویز آئیں ہماری سر آنکھوں پر اور ہم ان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف ایک تجویز کہ جن لوگوں کے ساتھ ان کا ماضی میں ایک معاہدہ ہو چکا تھا یا understanding تھی یا کوئی اور چیز تھی تو یہ بنا کر ہسپتال ان کے حوالے کریں گے تو وہ کام پی ٹی آئی کی حکومت نہیں کر سکتی اور ہم یہ کام نہیں کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ایک چیز پر consensus ہے کہ اس ہسپتال کو چلانا ہے اور اس منصوبے کو آگے لے کر جانا ہے۔

Now, the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee

consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Javed Allo-ud-din Sajid
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Azma Zahid Bokhari
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi
11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once. "

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar

Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch. , Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik,Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Salman Rafique, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Murtaza Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

KHAWAJA SALMAN RAFIQUE: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 4 of the Bill, after para (o), the following new paras be added:
>
> "(p) Use a range of techniques which have been internationally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care;
>
> (q) promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors, medical students, nurses, technicians and for the para-medical staff and other disciplines according to international standard and system;

(r) Develop internationally recognized mechanism for the issuance of certificates, diploma and degree in such a manner that training certification shall be recognized locally and internationally;

(s) Propagate, promote and coordinate health policies and programs, nationally;

(t) take measures to promote the development of science and technology which shall contribute to the prevention of health degradation such as the consolidation of survey and research system, the promotion of research and development work, the dissemination of the results of such research work and development work and the education and training of research experts;

(u) Provide information and education to the public on health matters and to recommend the introduction of health information in the syllabi of educational institutions;

(v) Seek the co-operation and assistance of professional bodies, scientific and business communities in promoting health awareness;

(w) Publish newsletters and journals and to prepare and exhibit video films to promote and disseminate and to arrange seminars for the health awareness;

(x) Award, from time to time, scholarships/rewards to outstanding students and scholars;

(y) Encourage, promote, support or arrange symposia, seminars, lectures, classes, demonstrations and exhibitions to advance the objectives of the institute;

(z) Foster co-operation and co-ordination with local or foreign entities having objectives similar to those of the institute; and

(aa) promote, organize and establish branches and offices of the institute."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 4 of the Bill, after para (o), the following new paras be added:

"(p) Use a range of techniques which have been internationally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care;

(q) promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors, medical students, nurses, technicians and for the para-medical staff and other disciplines according to international standard and system;

(r) Develop internationally recognized mechanism for the issuance of certificates, diploma and degree in such a manner that training certification shall be recognized locally and internationally;

(s) Propagate, promote and coordinate health policies and programs, nationally;

(t) take measures to promote the development of science and technology which shall contribute to the prevention of health degradation such as the consolidation of survey and research system, the promotion of research and development work, the dissemination of the results of such research work and development work and the education and training of research experts;

(u) Provide information and education to the public on health matters and to recommend the introduction of health information in the syllabi of educational institutions;

(v) Seek the co-operation and assistance of professional bodies, scientific and business communities in promoting health awareness;

(w) Publish newsletters and journals and to prepare and exhibit video films to promote and disseminate and to arrange seminars for the health awareness;

(x) Award, from time to time, scholarships/rewards to outstanding students and scholars;

(y) Encourage, promote, support or arrange symposia, seminars, lectures, classes, demonstrations and exhibitions to advance the objectives of the institute;

(z) Foster co-operation and co-ordination with local or foreign entities having objectives similar to those of the institute; and

(aa) promote, organize and establish branches and offices of the institute."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون oppose! کر رہے ہیں۔ اب خواجہ سلمان رفیق آپ ہی بات کر لیں کافی ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری گزارش ہے کہ میں para wise چلنے کی کوشش کروں گا۔ اب یہ جتنی بھی ترامیم ہیں، یہ انتہائی ٹیکنیکل ہیں اور purely medical profession سے اُس super specialty سے متعلق ہیں جس کا وہ ڈاکٹر ہے۔ پروفیسر صاحبہ

basically ظاہر ہے ایک surgeon ہیں، gynecologist ہیں obstetrics پر کام کرتی ہیں ان کو کافی سمجھ ہے مگر ایک transplant surgeon یا جس کسی بھی شخص کا ایک انٹرنیشنل وژن ہے جس نے سالوں سال باہر کام کیا وہ ایک شخص نہیں ہوتا ظاہر ہے وہاں پر ایک ٹیم ہے جو وہاں پر کام کرتی ہے اور پاکستان میں پہلی مرتبہ ایک بہت بڑی تعداد میں ڈاکٹرز وہاں پر واپس آئے میں relevant بات ہی کرنا چاہوں گا لیکن بڑے ادب سے آپ میرے لئے بڑے قابل عزت ہیں۔ سرجیکل ٹاور، وزیر آباد انسٹیٹیوٹ پر بہت بات ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے آدب کی وجہ سے خاموش رہتا ہوں میاں محمود الرشید نے جو بات کی میری اُس میں ایک submission ہے for all once ہم اُس کو حل کر لیتے ہیں میری ایک request یہ ہے کہ اُس کا جو original PC-1 تھا اور جو PC-1 ہمارے دور میں ہوا۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ اُس کو رہنے دیں مجھے سارا پتا ہے وہ ایک کام آپ نے خراب کیا ہوا ہے اُس پر آپ نہ بات کریں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں مجھے بولنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: مجھے معلوم ہے میں نے اُس کو بنایا تھا۔ آپ نے اُس کا structure ہی تبدیل کر دیا ہے اُس کا پورا مقصد ہے تبدیل کر دیا ہے اُس کو پہلے آپ نارمل ہسپتال کر رہے تھے پھر آپ نے صرف چالیس بیڈ آپ نے شروع کئے تھے آپ لوگوں نے ان دس سالوں میں بیڑا غرق کر دیا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بات شروع نہ کریں آپ آج کے بل کے حوالے سے specific رہیں کیونکہ پھر ٹائم بہت زیادہ لگ جائے گا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میں چپ ہو جاتا ہوں لیکن آئندہ پھر ایجنڈے کے علاوہ کوئی نہ بولے۔

جناب سپیکر: وہ آپ بھی بولتے ہیں یہ بھی بولتے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ورنہ پھر ہم ہر financial year کو table form میں دیکھ لیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی نہیں۔ آپ آج متعلقہ بل کے حوالے سے بات کریں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے آدب کی وجہ سے چپ ہوں لیکن جب کوئی چاہے میں اُس حوالے سے جواب دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی ترامیم کے اوپر بات کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آپ کے آدب کی وجہ سے بولتا نہیں وزراء کو بھی چاہئے کہ تھوڑا سا سوچ سمجھ کر انسان کو بات کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ آپ اپنی ترامیم کے حوالے سے بات کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش یہ جو کلاز 4 ہے اور جو پہلی Clauses تھیں وہ definitions تھیں اُس پر اس لئے ہم نے ترامیم نہیں دیں۔ سب سے پہلے جو اس کی کلاز (p) ہے (o) کے بعد ہماری request ہے اُس کو ڈالا جائے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو ساری Clauses کہیں ہیں۔ وہ آگئی ہیں on record آگئی ہیں اب منسٹر صاحبہ سے اُس کا جواب لے لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اگر آپ اُن Clauses کو ڈالنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ منسٹر صاحبہ بتا دیں۔ اُس میں ٹیکنیکل چیزیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں ٹیکنیکل چیزوں کا اُنہیں پتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ اپنے بھائی کی خدمت میں گزارش کروں گا میرے بھائی میری بات کو اطمینان کے ساتھ سن لیں۔ ان کی جتنی تجاویز ہیں یہ ساری اس ادارے کو بہتر کرنے کے لئے تجاویز ہیں، ہم مانتے ہیں لیکن میں انتہائی آدب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری ہم پہلے سے دے چکے ہیں یہ ساری بل میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس کو renumbering کر کے یا redrafting کر کے اگر ایک اوپر کر دیں اور اوپر سے نیچے کر دیں اور language change کر لیں، یہ ادارے کے مفاد میں ہیں ہم ان کو کیسے ignore کر سکتے تھے یہ ساری already موجود ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! ایک موٹی بات کرتے ہیں کہ جتنی آپ کی یہ ترامیم ہیں جناب محمد بشارت راجا on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ یہ ساری موجود ہیں اور اگر کوئی نہیں موجود تو وہ آپ دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پھر یہ ترمیم لے آئیں گے میں اُس پر concede کر جاؤں گا۔ یہ بعد میں بھی ترمیم لا سکتے ہیں میں جب statement دے رہا ہوں کہ یہ ساری taken care of ہیں یہ ساری موجود ہیں صرف اس میں فرق یہ ہے کہ انہوں نے اُس کو language change کر کے numbering change کر کے reproduce کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس میں language change اور numbering change کے علاوہ اُس کی جو اصل spirit ہے اُس میں تو کوئی فرق نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہ لکھ کر رکھا ہوا ہے کہ

> In the instant amendments not a single new concept or provision has been suggested by the opposition

ایک بھی نئی چیز نہیں دی گئی ہے۔ میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: سارا already ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سارا already ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! اگر ہے تو approved کروا دیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ بات سنیں۔ آپ کو ٹیکنیکل کا نہیں پتا ہے اُن کو پتا ہے۔ منسٹر صاحبہ آپ اگر اس کے اوپر کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں ایک فقرہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ایکٹ 2014 کے 33 paras تھے اب 15 paras ہیں تو 18 paras نہیں ہیں۔ اُن کو پڑھ لیں دونوں سامنے رکھ لیتے ہیں اُن کو comparison کر لیں۔ اُس میں main features جیسے international collaboration تعلیمی ادارے کا قیام یونیورسٹیز کا وہ سب نکال دیا، جو اُس میں میڈیکل سٹورز کھولنے تھے، اُس نے جو اپنا بزنس run کرنا تھا میڈیکل laboratories والی تھی میں تو اُن ایک ایک پر بحث کرنا چاہتا ہوں کہ پیچھے چیزیں کیا ہیں کیوں روکا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: اُس میں اچھی چیز ہے تو ویسے وہ induct کر لیتے ہیں۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اگر وہ مان لیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں میں سوال ہی نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: induct کر لیں گے اگر آپ کی کوئی ایسی چیزیں رہ گئی ہیں جو واقعی۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ساری ترامیم ڈاکٹر صاحبہ بتا دیں اگر آپ ok کر دیں مجھے کہہ دیں میں واپس لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! Actually, when you say functions of an institute آپ جب بھی کوئی کلاز بناتے ہیں اُس کو جتنا concise کر سکتے ہیں اُتنا important ہے انہوں نے کہا

to establish a Centre of Excellence in medical and surgical care, teaching and research with respect to kidney, liver, bladder, prostate and pancreatic diseases. Now, actually this covers everything. When you say teaching; it can be a teaching institution; it can be a

medical college; it can be a university rather than specifying everything separately.

جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے کیا ہے it creates a confusion جب اس طرح ہم نے لکھا it mentions ہم اس کو as a teaching institution استعمال کریں گے اور

It encompasses everything and all specialties which they have mentioned separately have been mentioned.

جناب سپیکر! اگلی بات میں آپ کو بتاتی ہوں۔ (f) ہے

"Provide education and training in the above mentioned disciplines to doctors, medical students, nurses, technicians and para-medical staff according to international standards, and award the training certificates"

تو سارا کچھ تو لکھا ہوا ہے میں آپ سے request یہ کرنا چاہتی ہوں ہمارا پورا ارادہ ہے یہ super speciality یہ I understand it very well اس میں ہم students کو train بھی کریں، اپنے اداروں کے ساتھ بھی منسلک کریں گے، باہر کے اداروں کے ساتھ بھی منسلک کریں گے ہمارا ٹریننگ کا پورا ارادہ ہے ساری زندگی یہی کام کرتے رہیں گے کیوں نہیں کریں گے اور یہ سارا کچھ mention ہوا ہے اُسی میں establish ہے Centre of excellence جب ہم نے کہہ دیا اور

A medical and surgical care teaching and research which actually puts an everything. When you do research you produce journals.

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ایک مختصر بات کرتے ہیں اگر پھر بھی کوئی چیز رہ گئی ہوئی تو اپوزیشن والے لے آئیں آپ اُس کو adopt کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس وجہ سے بات بتا رہی ہوں کہ جب یہ Clauses لگتے ہیں ان کے آگے rules and regulations آپ اس کو dilate یا dilute کرتے ہیں whatever you

say اور mentioned یہ ہوا ہے کہ جو ایک centre of excellence میں required ہے وہ سب کچھ ہم نے اس کے اندر ڈالا ہے we put everything in it to ensure کہ ہر قسم کی training available ہوگی ہر قسم کے بندے train ہوں گے۔ جس میں ہم نے اوپر سے لے کر نیچے technicians تک mention کئے ہیں۔ International certification ہوگی جس کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ مجھے بتادیں کہ کون سی چیز اس میں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! میری بات سنیں۔ ایک موٹی بات یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہ ساری چیزیں لکھ کر دی ہیں کیونکہ نہ آپ ٹیکنیکل ہیں نہ میں ٹیکنیکل ہوں۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں نے اس کو پڑھا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ صرف یہ بتادیں کہ اس میں کون کون سی چیزیں نہیں ہیں؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا اور سارے ہاؤس کا شکر گزار ہوں کہ یہ ایک healthy discussion ہے ظاہر ہے کہ اس کا ہم لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ میرے سامنے دونوں بل 2014 اور 2019 کے موجود ہیں اس کو Clause wise دیکھ لیں، اس کو 50 percent delete کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری بہن جو ایجوکیشن کی بات کر رہی ہیں اس کو مبہم کیا گیا ہے یہ اس کو explain کر دیں۔ ایجوکیشن کئی قسم کی ہے۔ Fellowship کے پروگرام شروع ہونے ہیں وہ CPSP کرے گی۔

جناب سپیکر! میں اس کی بات کر رہا ہوں جو اس میں یونیورسٹی کھولنے کا پورا concept تھا پھر International collaboration تھیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس میں ہے۔ ابھی منسٹر صاحبہ نے International affiliation کا کہا ہے اور وہ تو ایجوکیشن کو آگے یونیورسٹی لیول پر لے گئی ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ہم نے جو ترامیم دی ہیں اگر وہ same ہیں، چلیں میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے تو یہ ہمارے کہنے پر اس کو explanation میں ڈال لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس کو explain کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ

> Use a range of techniques which have been intentionally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care. This is part of it and it is going to be a centre of excellence which means that you have to develop all those technologies which will make it a centre of excellence. So, you don't have to put this sentence and promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors......

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ ان کو ensure کرا دیں کہ انہوں نے جو کہا ہے۔۔۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں خواجہ سلمان رفیق کے ساتھ بیٹھ جاؤں گی اور ان کو پوری تسلی کراؤں گی۔ ان کے جتنے خدشات ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! اگر کوئی چیز رہ گئی تو commit کر لیں ہم اس میں ڈال دیں گے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں اور میری ایک بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو اس کا پتا ہی نہیں کہ liver کیا ہوتا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ (شور و غل)

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہم کیا یہاں چھولے لینے آئے ہوئے ہیں؟ آپ اس کو endorse کر رہے ہیں میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: کرلیں، آپ کرلیں۔ میں آپ کی یہ ساری گفتگو disallow کرتا ہوں اور اس کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ یہ آپ کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ sit-down

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں احتجاجاً اس ہاؤس سے جا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: Ok you can go out, no problem آپ نے یہ ڈرامہ کسی اور کو دکھانا ہے تو اُسے دکھائیں۔

Now, the question is:

That in Clause 4 of the Bill, after para (o), the following new paras be added:

"(p) use a range of techniques which have been internationally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care;

(q) promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors, medical students, nurses, technicians and for the para-medical staff and other disciplines according to international standard and system;

(r) develop internationally recognized mechanism for the issuance of certificates, diploma and degree in such a manner that training certification shall be recognized locally and internationally;

(s) propagate, promote and coordinate health policies and programs, nationally;

(t) take measures to promote the development of science and technology which shall contribute to the prevention of health degradation such as the consolidation of survey and research system, the

promotion of research and development work, the dissemination of the results of such research work and development work and the education and training of research experts;

(u) provide information and education to the public on health matters and to recommend the introduction of health information in the syllabi of educational institutions;

(v) seek the co-operation and assistance of professional bodies, scientific and business communities in promoting health awareness;

(w) publish newsletters and journals and to prepare and exhibit video films to promote and disseminate and to arrange seminars for the health awareness;

(x) award, from time to time, scholarships/rewards to outstanding students and scholars;

(y) encourage, promote, support or arrange symposia, seminars, lectures, classes, demonstrations and exhibitions to advance the objectives of the institute;

(z) foster co-operation and co-ordination with local or foreign entities having objectives similar to those of the institute; and

(aa) promote, organize and establish branches and offices of the institute."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Salman Rafique, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Murtaza Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 TO 32

MR SPEAKER: Now, Clauses 7 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 7 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, be passed."

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019. The mover may move the motion for suspension of rules.

MR GHAZANFAR ABBAS: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 27, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 27, rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

Now, the question is:

"That the motion for suspension of rules, be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Mover may move the motion for consideration of the Bill.

MR AGHA ALI HAIDER: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 9

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MR AGHA ALI HAIDER: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

جناب سپیکر: میں شکریہ ادا کرتا ہوں (ن) لیگ کا کہ جناب آغا علی حیدر نے (ن) لیگ کی جانب سے یہ بل پیش کیا اور یہ unanimously پاس ہوا۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوتا ہے اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 14-مارچ 2019 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔